

26

27

10-5-59



Ramesh Chandra
Hankang
Gopinath
Kac
Rup



شیرین سنگور منگت رام جی

سمتا

سمتا در ہم ہر دے سے کچھ سمتا ہو وناش
 سنت سروب پر سنا تامل تامل پاؤں پر کاش
 سب جیوؤں سے پریم تو تن من سبوا دھار
 سمتا ساوہن پائے کے نیت پر ماں ہے جے کار
 سنت کرم سنت لہجہ ترل پاؤں و چسار
 منک سمتا دھار کے جیت چلو سنا

پہلا بھاگ سمتا ساوہن پائے

سمتا ساوہن پائے
 برہم شیم = شرب ادھار

مہا گنڈہ

شری سمنا پرکاش کے علیحدہ علیحدہ انمول رتن

پہلا حصہ = "پوتر جیون"

دوسرا " = "چتر بنجو گوشت"

تیسرا " = "نکھتسر پربت گوشت"

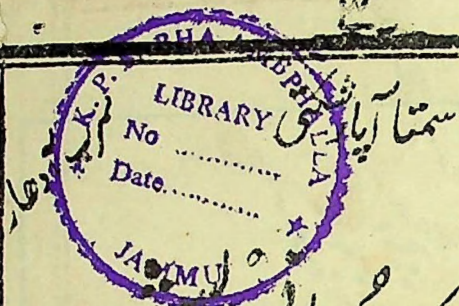
چوتھا " = "سم درشن یوگ"

پانچواں حصہ = "سمنا استھتی یوگ" رندی دار

"سمنا دھان" کا دوسرا اجاگ

چھٹا حصہ = "سمنا سار یوگ" (اردو) ان سب

صلنے کا پتہ: شرمیان بابا وادو کے نام دیویال میں کمالا گجران علی علیہ السلام (۱) بنات
 معرفت کے بھی تلو اور اولیٰ پٹی صدر بازار (۲) سمنا سراج پیاری سنا گشت
 سیدک رام کشتن دینا نامہ مہا جن (۱۴) ویر راجا رام ڈاکٹر لالہ



پیشہ

اخلاقی اور روحانی اپدین

سمناسی
لیجی
”پر بارہ سار“
دوسرا بھاگ سمناسی یوگ

مصنف
شریمان پوجنیہ یوگ شری نگورہا اتمانت
مہاراج جی شجہ استوان گنگوٹیاں ضلع وادی

ویسا چہ

سمتانت اور حقین شہد انا دی ہے۔ سمتا شکتی ہر ایک فرے فرے کو اپنے پرکاش سے زندہ کر رہی ہے۔ چیونٹی سے لیکر برہمانک جوست نت بھاس رہا ہے۔ استھا ورجنگم چاروں کھانی میں جس کی لازوال طاقت کا ہم کر رہی ہے جس تنو سے کل برہمانڈ کا نظام چل رہا ہے۔ اس طاقت کی پوجا عبادت۔ بیاضت کیا ہے۔ اور کس طرح کی جاتی ہے۔

اس مہاں گرنٹھ "سمتا سار یوگ" کے دوسرے بھاگ "سمتانتی" میں شری سنگور و مہاتما منگت رام جی مہا ساج نے ست اپدیش دوارہ جگیا سوووں کیلئے آسان سادھن بتوائے ہیں۔ جو کہ خواہم کے وہموں کو دور کر کے اصلی جگتی کی طرف راغب یہ تعلیم کرتی ہے۔ جو کہ سمتانت دھرم کی اصلی بنیاد ہے۔ یہ سادھن کسی گرنٹھ کسی پوران کت وغیرہ سے نہیں لئے گئے یہ سمتانتی زمانے کی حالت کی مطابق آسان عملہ ہے جس میں اچان فوکر خواہم کی بہتری کیلئے گورو جی نے کر پائی ہے۔ تاکہ ہم جیسے پچھلے دور والے بھی اسکا

طرح سمجھ کر اپنے دہرم کرہم میں پورے اترنے کی کوشش کریں۔ دہرم کی راہ پر چلنا
 ایک خوشی ہے۔ نہ کہ غمی کو دینے والی ہے۔ یہی سادھن اور پادشیش سب بزرگوں
 پیروں۔ اوتاروں اور پٹنمہروں کی تھیں۔ لیکن زمانہ کی تازہ نئی روشنی ہوا
 نے لوگوں کے دلوں کو اُس کی ہستی سے منکسر کر دیا ہے۔ یہ نئے دین بگڑ چکے
 جیوں خوشی کو دنیا کے پدارتھوں میں حاصل کر نیکی کوشش کرتے ہیں تیوں
 تیوں اتنی دکھ کو اٹھاپے ہیں۔ کسی چیز میں تسلی اور سچی خوشی نظر نہیں آتی
 اُس سچی خوشی کو پانے کیلئے کن چیزوں کے تیاگ اور ویراگ کر کے اور جیسا
 کر کے جو خوشی کو حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اس ستمنا نیتی میں دیکھتے پہلے
 اپدیش میں ستمنا گیان کا پورن سادھن بتایا گیا ہے جس کے گیان حاصل
 ہوتا ہے۔ چھ دوسرے اپدیش ستمنا سادھن سار کو ملاحظہ فرماویں تب سب اپدیش
 میں آتک اور ناتک پن کا وچار ظاہر ہے۔ چوتھے اپدیش سے لے کر اٹھویں
 اپدیش تک آتمک انتی کے مسکھ سادھن بتائے گئے ہیں۔ اور ان پر پوری
 پوری تشریح کر کے بتلایا گیا ہے۔ کہ کس طرح جو شانتی کو حاصل کر سکتا ہے۔
 اگے ناویں اپدیش میں تیرتھ یا تر اسدانت پر روشنی ڈالی ہے۔ دسویں
 اپدیش میں وان کے اصلی سدانت کو ظاہر فرمایا ہے گیارہویں سنی اپدیش

میں اصلی موستی پوجا پر اپنے پوتر خیالات بند کئے جو جہالت کو دور کرنے والے ہیں
 اور ستنت کو روشن کرنے والے ہیں۔ بارہویں اپدیش میں دیوی دیوتاؤں اور
 گریہوں کی پوجا پر پوتر و چار مکھار بند سے اچارن کئے ہیں تیرھویں اپدیش
 میں پریت و پتر کا ساتنت کو پورے طریقہ سے فراگیر گھوڑ اندھکار پرستی کو دور
 کیا ہے۔ جو صدیوں سے چلی آ رہی ہے۔ چودھویں اپدیش میں آپنے دھرم
 اپدیشک کیسے ہونے چاہئیں۔ کن کو حق حاصل ہے جو دھرم کا پرچار
 کر سکتے ہیں۔ یہ سب ہدایتیں اور اپدیش آپ نے مختلف مقامات پر تپ کے
 دوران میں مکھار بند سے اچارن فرمائے آپ نے

داس بالو اموک جی کو لکھنے کی سیدھا جتنی اور اس عاجز داس کو بھی چرتوں
 میں جگہ دیکر تحریر کرنے کا شرف بخشا۔ یہ نیتی اصول ہر ایک پر بھی کو دھارن کرنے
 لازمی ہیں۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ ہر ایک کی واسطے فروری ہیں۔ ان کے بغیر
 زندگی زندگی نہیں۔ آپ پڑھیں۔ اور دوسرے پریمیوں تک اس آواز کو پہنچاؤ
 اور خود عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیسی مذہب کیلئے نہیں ہر زن و مرد اس نیتی
 پر چل کر سچی خوشی کو حاصل کریں ان کے بغیر آئندہ زندگی خطرے میں ہے۔ فقط ایشور
 ست ہے۔ اور اسکی یاد پر مٹانسی کو دیوالی ہے۔ شگورچرن نواسی
 (جگت سیوک دھراس)۔ بنارس داس کہتہ ہے

تجیر

سمتا آپار شکتی

نہر ادھار

اوم برہم تنم ترکار اجما ادویت پُرکھاسر ویلک
کلیان مورت پریشورائے منتنگ

سمتانی
پہلا اپیش

سمتانیان کا پورن سادھن

(۱) سم سروپا جو برہم شبد تھادی ہے اور گھٹ گھٹ ویاپ رہے
اُس کاوش و اس سمرن گیان دھیان میں نیچلتا حاصل کرنی
ممتا روپی اندھکار کو ناست کرنا اور ہر گھڑی ہر لمحہ اپنے من کو سمتا شکتی
کی طرف راغب کرنا سمتا کا سادھن ہے

~*~*~*~*~*~*~

سمتا یوگ یعنی شرت شد کی ایکٹا

(۲) مکھیہ نیم - (۱) سدا چاری چوون - تیبہ سادگی میوا -
ست سنگ - ست سمرن کو دھارنا -

دوسرا نیم - سمرن یوگ کا اکیاس (۱) ست و شواس پرچہ
اور آگ (۲) شریہ کے بھوگوں سے تیاگ -

تیسرا نیم - - شد پراپتی یعنی دھیان یوگ - (۱) گرم چل کا تیاگ یعنی
نشکام گرم سادھنا (۲) باہر مکھی کا تیاگ - (۳) شد میں
استھت ہونا

(۴) بھیر راج یوگ کی سادھنا کے اور سب اندر و شواس
کا تیاگ کرنا یہ سمتا بدھی کاست و چارہ -

(۵) الشیور سمرن - گیان - دھیان - ست سنگ - پر اپکار کو
مکھ دہم جان کر ہر وقت دھارن کرنا - یہ سچ یوگ سمتا کا منت
نیم ہے -

(۵) ہر ایک مذہب کے رہنما کی عزت کرنی اور ان کے شجرہ چوون
کا آدرش دھارن کرنا - اور اپنی آملگی کرنی یہ سمتا کاست سنگ

(۷) دُنیاوی رواج یعنی شادی و موت کی ریتی بالکل سادہ دارن طریقے سے عمل میں لانی چاہیے کیونکہ یہ سوار تھ کرم کا زیادہ پرہیز نہ پڑتھ یعنی الیٹوری و شو اس کو ناش کر دیتا ہے۔ جس سے سمٹا بدھتی بلین ہو جاتی ہے۔ اور جیو پر م دکھی ہوتا ہے۔

(۸) جتنے بھی غمی خوشی کے کارج کرنے پڑیں اُن سب میں پہلے الیٹور کی مہاں کا اُچارن کرنا لازمی ہے۔ اور کسی دیوت کی پوجا کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ جیو کا تعلق الیٹور کے ساتھ ہے۔ الیٹور ہی ریکیک اور آدھار ہے۔ اس واسطے اُس پر م شکتی کا بھروسا رکھنا چاہیے اُسی کے تحت سب کرم کرنے لازمی ہیں فقط۔

دوسرا پدرس

سمتا سادھن سار

(۱) اخلاقی زندگی کا سدھار (۲) روحانی زندگی کا سدھار -

(۳) دلش کا سدھار
 اخلاقی زندگی کے سدھار کے نیچم -
 سادگی - سٹیہ - سٹیوا - ست ننگ - ست سمرن -

روحانی زندگی کے سدھار کے نیچم
 (۱) ست پرشوں کے جیون کا صحیح و چار (۲) نشکام ایشور بھگتی
 (۳) نشکام گورو بھگتی (۴) نشکام دلش بھگتی -
 دلش سدھار کے نیچم

(۱) خیالات کی ایکتا (۲) وچار کی ایکتا (۳) کوشش کی ایکتا
 (۴) سب مذہبوں میں ایکتا - ست ننگ دھرم نبی اور راج نبی کو قائم

کرنے والا ہے اس واسطے ست سنگ کو قائم کرنا لازمی ہے ۔

(۵) نمائشی زندگی کو بالکل تیاگ کر دینا چاہیے اور عملی زندگی کو دھارن کرنا چاہیے ۔

(۶) دلش کی جاگرتی اور دہرم کی جاگرتی میں تن من دھن سے سیوا کرنی لازمی ہے ۔

(۷) نمائش گاہوں سے قلعی پرہیز کرنا چاہیے ۔ ہر گھڑی اپنے اچار کو شدھ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ۔

(۸) ہر وقت ٹھوس کام دھارن کرنا چاہیے ۔ جماعت میں ایک دہرم پرچار میں ہر طریقہ سے قربانی کرنی چاہیے ۔ ہر ایک مذہب کے ریفارمر کی زندگی کا وچار کرنا چاہیے ۔ جس سے تعصب بادمباد ناش ہو جاتا ہے ۔

(۹) اپنا جیون سدا پر کی سیوا ۔ فضول خرچی کا تیاگ ۔ نشی چیزوں کا تیاگ ۔ سمتا کی روشنی جو ہندو دہرم کی بنیاد ہے ہر وقت ہر دم میں دھارن کرنی چاہیے ۔ اس سے جیو کو نوک اور پرلوک میں شانتی ملتی ہے ۔

تیسرا لکچر

آتشک و ناشک پن کا وچار

(۱) سنت سرُپ کا وشنواسی، ابھیاسی ہونا آتشک پن ہے۔
 اس کے علاوہ اور کوئی سادہ ہذا کرنی ناشک پن ہے
 (۲) اگر تمہوں کی پوجا، پریت، و بھوت و پتروں کی پوجا۔ آدرش کے
 بغیر مورتی کی پوجا ناشک پن کو پرگٹ کرتی ہے۔ یعنی ایشوری
 و شنواس کو ناشک کرتی ہے۔ سنتے و ہم اور بھگت کو پرگٹ کرتی
 ہے۔

(۳) جس پتک میں آتم سرُپ یعنی برہم شبد کے بغیر سنتے میکت اور
 حالات رکھے ہیں۔ وہ پتک بھی ہم اور بھرم کے نینہ والی ہے۔
 (۴) جس پتک میں پر کرتی یعنی شریہ اور آتما کا نرنہ نہیں۔

آتما گاتی کا وچارہ بھی نہیں۔ اسکے علاوہ اور کسی بھسترنیتر لکھے ہوں۔
پستک بھی دھرم کو ناش کر بیوالی ہے۔ اور ہستی سے منکر کر دیتی ہے۔

(۵) جس پستک میں گیانی پُرتشوں کے چوتیرے ہوں اور اُپدیش ہوں۔
وہ اپتک دھرم کو پیکاش کرنے والی ہے اور آتک بناتی ہے۔

(۶) جس دھرم پکت پتک کا مطالعہ کیا جاوے۔ وچارہ اور عمل نہ
کیا جاوے۔ اس سے ناسک بدھی ہو جاتی ہے۔

(۷) آتک ناسک ہونا بدھی پر منحصر ہے۔ نہ کہ زبانی وچاروں سے
اگر بدھی آتم شکتی کو چھوڑ کر اور کئی بھاؤناؤں کو دھارن کر لے یعنی
گمبھوں بھوت پریت اور کئی دیوی دیوتاؤں کی معتقد ہو جائے۔ وہ
ناسک بدھی ہے یعنی ہر وقت بھرم میں گرفتار رہتی ہے۔

(۸) شریرا اور آتما کا وچارہ کرنا اور ساوہن کرنی۔ آتم وشواسی ہونا۔ یہ
آتک پن آتم نیچہ سے دھیہ کے وکاروں سے چھوڑ کر آتم ارستی کو
پراپت ہوتا ہے۔

(۹) آتم سمیڈر بھی جو وچارہ ہووے۔ وہ آتک کرنے والا ہے۔ مادے
کی پوجا یا سادھنا ناسک پن کو دیوالی ہے۔

(۱۰) آتما ہی آند ہے۔ ست ہے سرب الیشور ہے۔ گھٹ گھٹ دیبا ہے
 تین کال سم سہرپ ہے۔ اس واسطے اس جیون شکتی کا وشواسی ہونا
 آتشک پن ہے۔ اس کے بغیر اور طاقتوں کا متعقد ہونا آتشک پن ہے
 (۱۱) اصلی گورود وہی ہے۔ جو آتم وشواس و کھلائے اور آتم سدھی
 کا جتن سکھلائے۔ اصلی گیان آتما اور شریہ کا ہی ہے۔ جو سب
 بھرم اور وہم کو ناش کرتا ہے۔ اس کے بغیر سب بھرم جال ہے۔
 (۱۲) آتم و چار سمبندھی جو لپٹک اوچھست سنگ ہووے۔ اور جو سادھو
 مہاتما آتم و چار ابھياس بنجگت ہووے۔ وہ ہی دہرم کو پرکاش
 کرنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ جو جاو و جنت۔ مڑی مہان اور انیک
 دیوی دیوتاؤں کا وچار پھیلاتے ہیں۔ وہ سب پاکھنڈی خود غرض
 اور دہرم کو ناش کرنے والے ہیں۔

(۱۳) جو آتما کو ساکھی سمجھ کر ست کر رہا ہے۔ اور سب آگیا ہیں
 و بچتا ہے۔ وہ ہی آتشک جو مان مدھ کو دھا کر ہر وقت سوار تھ میں
 مستغرق رہتا ہے اور کئی طریقہ کے منتر سادھن کرتا ہے۔ وہ نلتک
 ہے اور پاکھنڈی ہے۔

(۱۳) آتم تن کا جاننا اصلی گیان ہے۔ اور آتم تن سے منکر ہونا اصلی ناسک پن ہے۔ جو آتم اننتی کا تبین کرتا ہے۔ وہ ہی آتک ہے۔ جو پرشار تھ کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کے آسے کرتا ہے۔ وہ ہی ناسک اور اگیانی ہے۔

(۱۵) ہر ایک مہا پریش کی زندگی کا آدرش دھارن کرنا آتک پن کو دینے والا ہے۔ اور آدرش کو چھوڑ کر جو محض وجود کی لپ بجا کرتا ہے وہ ہی ناسک ہے اور کبھی بھی مایا کے چکر سے چھوٹ نہیں سکتا۔

(۱۶) آتم لپ بجا آتم گیان۔ آتم دھیان کو دھارن کرنا۔ اصلی آتک پن ہے۔ جس کے علاوہ اور دھارنا کرنی اندھ و شواس ہے اور منہ دھرتی کے دینے والا ہے۔

فقط۔

سماپت۔ آتک و ناسک پن و چار۔

پوتھا پیدل

آتمک انتی دہرم کا پتھا پیدل

آتمک انتی کے مکھ ساوھن

(۱) ساوگی (۲) ستیہ (۳) سیوا (۴) ست ننگ (۵) ست سہرن

پہلا ساوھن ساوگی

بچن (۱) - اس دنیا میں یہ جیو شانتی کی خاطر آیا ہے۔ اور ہر وقت
شانتی کی تلاش کر رہا ہے۔ مگر گیان وس ہو کر اپنی اندریوں کا غلام
ہو کر بجائے شانتی کے ات ہی سنکٹ کو پراپت ہوتا ہے۔ اس طرح ہر
ایک دانش ماں پیشہ وادک اس گرفتاری میں جے نرا اور بے قرار ہے
اور اپنی جھولی میں باندھا کو پورن کرنے کی خاطر مارتا دن بھر جتے می۔

آخر پھر دُنیا سے رنج ہی لے کر جاتے ہیں۔ یہ کھیل الیہود کا اسچرج ہے۔
 (۱۲) اٹھ دُنیا کے اسچرج کھیل کو دیکھ کر بڑے بڑے دانے بینے لاچار
 ہو رہے ہیں۔ کسی وقت ثنائی کو نہ پاسکتے ہیں۔ اور نہ ہی ثنائی کا
 کوئی مقام دکھائی دیتا ہے۔ جس چیز سے ادھک پیار کیا جاتا ہے۔
 اس کی جدائی میں وہ ادھک دکھاتا ہے۔ مگر باوجود سب کچھ جاننے
 کے بھی پھر بھی اپنی نفقت سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اور اس دُنیا سے اشنا
 ہو کر جاتا ہے۔

بچن (۱۳) اس ہی بڑے عذاب کو محسوس کر کے بدھیمان پریشوں نے اصل
 خوشی کی تلاش کی۔ جس کو حاصل کر کے ہمیشہ کے واسطے شانت کو پراپت ہو
 اور لوگوں کو بھی ابدی خوشی کا راستہ دکھلایا۔ اُسی کا نام دہرم یا ایمان
 دہرم اُس دہرم یعنی اصلی خوشی کا سادھن بہت سے طریقوں میں گئی
 پریشوں نے بیان کیا ہے۔ مگر سب سے کچھ سادھن اوپر کے ان پانچ
 نیموں کو دھارن کیا آسان اور جلدی کامیابی دینے والا ہے۔ جب تک ان پانچ نیموں
 کو دھارن نہ کیا جاوے کبھی بھی اصلی ثنائی کو پراپت نہیں ہو سکتا خواہ بڑی بڑی خوشی دیکھ کر
 (۱۵) بڑی سے بڑی مہنگی یا بندگی یہ ہے کہ اپنی خواہشوں پر قابو پایا

بڑی سے بڑی نادانی اور مڑکتائی ہے۔ کہ خواہشوں کا غلام بننا۔
یہ ایک بڑا عذاب اس جیو کو لگا ہوا ہے جس سے ہر وقت کسی چیز کے
پر اپت ہونے پر تنہا دجھوگ ہونے پر بھی مصیبت میں گرفتار رہتا ہے۔
اسی کو اداگون یعنی بھرنا کہتے ہیں۔

بچن (۱۶) جب تک اس اپنی کمی کو پورا نہ کر لے یعنی پورن منٹو کھ کو
نہ پر اپت ہو جاوے۔ تب تک کرم جال سے رٹائی نہیں ملتی۔ اس ہی قید
سے رٹائی پانے کا نام مکنتی یا الٹ وری پڑتی ہے۔

(۱۷) سب سے بڑا عذاب جیو کو یہ ہی ہے۔ کہ جھوٹ چیز کو ست مان کر
اُس کے جھوگ میں سمکھ جاتا ہے۔ مگر وہ چیز ناش ہو جاتی ہے۔ اُس وقت
وہ سکھ دھکھ سرور ہو جاتا ہے۔ اس ہی سلسلے میں ہر ایک جن را
لگا رہتا ہے۔ مگر شانتی کو پر اپت نہیں ہوتا لٹا کنتی نئی خواہشوں کی غلامی
میں آکر دھک پاتا ہے۔

(۱۸) اس بابا کے جال سے چھوٹنے کے واسطے یہ مانش کی زندگی ہے
جس میں انیک فیہ اعتبار کر کے اپنی نوح کو پاک کر کے اپنا اصلی مقام
کو حاصل کر لیوے۔ جس نے مانش کی زندگی دھارن کر کچنے اس روگ

کی مخلصی کی خاطر جن نہیں کیا وہ محض لپیٹا اور نادان ہے۔ آخر اپنی غلطی کا عو خانہ پانے میں بہت پچھتا ئے گا۔

بچن (۹) پہلے مجھوٹھی چیز کو ست مان لینا۔ اور اس کی محسوسات کو دھارن کرنا۔ پھر اُس کی خواہش کی گرفتاری میں آجانا۔ پھر اُس کی پریشانی پر خوشی اور غمی کو محسوس کرنا یہی ایک بڑی قید ہے جس میں ہر وقت بھٹے بھیت رہتا ہے۔ تمام دنیا اس بھگوری میں جکڑی ہوئی ہے۔ اور اندر سے آتی لاچار ہو رہی ہے۔

بچن (۱۰) وہی اصلی حالت ہے جس نے اپنی رُوح کا علاج کیا۔ اور اس غذا سے مخلصی حاصل کی اس کی زندگی سوسج سے بھی زیادہ منور ہوئی ہے۔
 ”را“ اصلی خوشی جو ہمیشہ دائم قائم رہتے والی ہے۔ اور تمام ضرورتوں سے بالاتر ہے۔ وہ آتم شکتی یعنی سناہ کی ہوندرگی ہے۔ ہر ایک قالب کے اندر چمک رہی ہے۔ ذرہ ذرہ اُس کی طاقت سے کھڑا ہے۔ اسی کو مرکب یا مہندہ الثیوری شکتی کہا گیا ہے۔ اسی طاقت کو حاصل کرنے سے اس گہرا بیدار سے تیرا ثبات ہو رہا ہے۔

”۱۲“ اندر تو سب کے وہ طاقت موجود ہے مگر جیو اُس کو پہچان نہیں سکتا

کیونکہ اپنی خواہشوں کی گرفتاری اس کو ادھر ادھر بھراتی رہتی ہے جس وقت وہ اپنی خواہشوں پر قابو پالیتا ہے۔ اُس وقت وہ اپنے اندر رستہ آئندہ کو پرست ہو جاتا ہے۔ پھر تمام قیدوں سے رہائی پا جاتا ہے۔ اُس حالت کو پریم دھام یا معراج کہا گیا ہے۔ سب کا آخری انجام وہی جگہ ہے یعنی اپنا ست سرُوپ جو ہمیشہ خوشی اور پورن ہے۔ ہر ایک نالش کو اُس کی نالش کرنی چاہیے۔ وہ ہی اس زندگی کا بھل ہے۔ اگر اسکو حاصل نہیں کیا تو انت کو نہ اس ہی دُنیا سے بھلا جائے گا۔

۱۱۳) اصلی کوشش کو دھارن کرنا اصلیت کی تحقیقات کرنی اس نالش زندگی کا مشن ہے۔ سب کو اپنی عاقبت کا وچار کرنا چاہیے۔ اور اس عذاب سے چھوٹنے کی کوشش کرنی چاہیے

۱۱۴) خواہشوں سے ایک دم کوئی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اس واسطے پہلے غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانا چاہیے۔ غیر ضروری خواہشیں جیو کو اتنی کلکیش دینے والی ہیں۔ غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانے سے نجات کے اباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی نیک کرم آدمی پریم گٹیوں کو دھارن کر نیکی کوشش کرتا ہے جیوؤں جیوؤں نیک کرم کرتا ہے۔ تیوں تیوں خواہش کی آگ کم ہوتی جاتی ہے

اور حالت بے خواہشی یعنی پریم کی زندگی پر اپت ہوتی ہے۔

(۱۵) غیر ضروری خواہشوں کو پھیلنے کے بڑے زبردست بیم صرف یہ ہی ہیں۔
سادگی۔ ستیہ۔ میوا۔ ست ننگ۔ ست سمرن وغیرہ ان کی دھارنا سے
جیو اپنے آپ پر قابو پانے کی شکتی پیدا کر لیتا ہے۔ یہی حالت بالمش زندگی
کا سارہ ہے۔

(۱۶) جو آدمی ان نیچوں کے اکٹھ چلتا ہے۔ وہ اپنی ناجائز خواہشوں میں
اکرہر جگہ دلت و خواری پاتا ہے۔

(۱۷) سب مذہبوں کے رہنماؤں کا مقصد یہ ہی تھا کہ حیوانش و ان
سنا میں کرا علی خوشی کو حاصل کر لیوے۔ مگر اُن کے پیچھے جو چلنے والے
ہوئے۔ انہوں نے صرف باد و باد کو حاصل کرنا ہی سیکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا
کہ دنیا میں اُٹھتی ادھک ہو گئی۔ کسی ہی نیک آدمی کو اُن کی اہلیت
کا پتہ لگا۔ کہ جس طرح اُن بُرے لوگوں نے نیک عمل دھارن کر کے راحت ابدی
حاصل کی اُسی طرح مجھ کو کوشش کر کے راستی کی تلاش کرنی چاہیے۔ وہ
ہی ان اصل مقصد کو جاننے والا ہے۔ اس کے بغیر سب جہالت اور
خود غرضی کا مقام ہے۔ اہلیت کی تحقیقات کرنا سب کا فرض ہے۔

محض برہنگوں کی برہنگی سے نجات نہیں ملتی جب تک کہ اپنے اندر وہ نیک عمل نہ دھارن کئے جاویں۔

بچن (۱۸) سب سے پہلا نیک اصول یہ ہے ہر جگہ اس اصول کے دھارن کرنے سے ناش بہت غیر ضروری خواہشوں پر قابو پا جاتا ہے۔ اور نہ مل بدھی سے اہلی خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۱۹) لباس بخوراک اور وچار کو سادہ کرنے کا نام "سادگی" ہے۔ ان تین عادتوں کی گرفتاری میں یہ جیو لاچار رہتا ہے۔ اس واسطے "سادگی" کو دھارن کر کے ان سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔

۲۰) لباس سادہ سے پریم بڑھتا ہے۔ عاجزی آتی ہے۔ لہجہ اور ادب حاصل ہوتا ہے۔ اور تھوڑی آمدن پر گزارہ چل سکتا ہے۔ ضرورتوں کی نیابتی پاپ کرنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ سادگی کے دھارن سے اس اندھکار سے چھوٹ جاتا ہے۔ سادگی ہی جیون ہے۔ عیاشی مرنیو ہے۔ سادگی سے من و چار وان ہوتا ہے۔ اپنے بھلے برے کو اچھی طرح سوچ سکتا ہے۔ سادگی دیوتائوں کی دھارنا ہے۔ نمائشی زندگی راگشتوں کی دھارنا ہے بڑی سے بڑی کوشش کر کے سادگی کے جیون کو اختیار کرنا چاہیے۔ اہلی

خوشی کا راز اس میں ہی ہے۔

۲۱) خوراک تیار کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ بدھی نرمل ہوتی ہے اور من کی واسنا پر قابو پانے کی شکتی پرکٹ ہوتی ہے جس کی خوراک سادہ نہیں۔ لیکن ہانس شراب اور دیگر منشی چیزوں کا عادی ہے۔ وہ کبھی بھی اصلی خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا۔

۲۲) وہ چیز کبھی بھی کھانی نہیں چاہیے جس سے بدھی بڑا اثر پڑے بدھی کے بڑے اثر کا یہ معنی ہے۔ کہ ست است کا وچار نہ ہے جو شلہ کہتے ہیں۔ ایسی چیزیں کھانے سے طاقت بڑھتی ہے۔ وہ محض نادان ہیں۔ سب بڑی طاقت اس دیو میں بدھی یعنی عقل کی ہے مگر عقل پر چھایا غفلت کی بجائے تو کوئی بھی دھند کا پرزہ صحیح کام نہیں کر سکتا۔

۲۳) سب و دیہ کی سارا دنیا ایک بزرگوں کی ہدایت میں ہی ہے۔ کہ اپنی بدھی کو نرمل کر دے جس سے بڑے الیحد کو پاس کو گے۔

۲۴) جس کی خوراک سادہ نہیں وہ کبھی بھی سچائی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ ہانس شراب اور منشی چیزوں کے استعمال کرنے سے گمراہ اور غمگین رہتا ہے بڑھ بھانپے۔ خود غرضی میں آکر بڑے سے بڑے اتیا چار کو دھارن کر لیتا ہے

بچن (۲۵) چیرائی کا نام عقلمندی نہیں ہے جو کہ ایسی خوراک کھانیوالوں کے اندر اکثر ہوتی ہے۔ یہ جہالت اور من مکھتا ہے عقلمندی حق اور ناحق کی پہچان کا نام ہے جس سے جیو کو اصلی خوشی ملتی ہے۔

۲۶) خوراک اور لباس کا اثر من پر بہت پڑتا ہے۔ اس واسطے انکی سادگی نہایت ضروری ہے جو کہ اصلی خوشی دیتی ہے۔

۲۷) وچار کی سادگی یہ ہے۔ کہ ہر ایک سے نیک پٹ ہو کر وچار کرنا۔ دل میں بغض نہ رکھنا سادھارن گفتگو کرنی جس میں کچھ واد نہ ہووے۔ اور بچن سوچ کر کے اچارن کرنا اس سے اپنا من شانتی پکڑتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔ اور بہت غذاؤں سے رہائی ملتی ہے۔

۲۸) سادگی کا نیم اصلی زندگی کی بنیاد ہے۔ اس واسطے اگر کوئی اپنے گناہوں سے محکم چاہے یا راحت ابدی کی تلاش کرے پہلے سادگی کو درپڑھو و شواہد کر کے دھارن کرے۔ کیونکہ سب پاؤں کی بڑھڑھائی زندگی ہے۔ اس نہایت زندگی سے اچار وچار بالکل نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور مانس کے اندر گھور اندھکار چھا جاتا ہے جس سے پھر کسی صحت میں بھی اپنے من پر قابو نہیں پا سکتا۔

۲۹) اصلی خوشی اور پریم کامرگز سادگی ہی ہے جس سے دل و جان سے

دھارن کی وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر اصلی خوشی کو پراپت ہوا۔ اور اپنے اصلی انجام کا مالک بنا۔ اصلی دھرم کی تباہی یہ سادگی ہی ہے۔

(۱۳۱) جتنی کھانے اور پینے کی گرفتاری میں رہے گا اتنا ہی شانتی کو پائے گا۔ اس واسطے یہ دھارن کرنا چاہیے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ کھانا کھانے سے بھوک کا عذاب تو دور نہیں ہوتا اور نہ ہی اعلیٰ سے اعلیٰ پوشاکیں پہننے سے دل کی خواہش پوری ہوتی ہے۔ آخر بھوک کا اندگن ہی جاتا ہے۔ اس لئے زندگی میں ہی اپنی عادت پر قابو پانا چاہیے۔ سادگی کو دھارن کرنا چاہیے۔ جس سبب پاپوں سے چھوٹ کر اصلی شانتی کو پراپت ہو سکے۔

(۱۳۲) خواہشات رُوپی اگن میں یہ اندریوں کے بھوک گھڑت سامان ہیں۔ جیوں جیوں بھوک بھوکتا ہے خواہش کی آگ میں لاچار ہوتا جاتا ہے۔ بناں دھار کے کبھی بھی اس عذاب سے چھوٹ نہیں سکتا۔

(۱۳۳) اپنی بدھی کو قائم کیے کے نیک دھار دھارن کرنا چاہیے جس سے بے بسی اور بے قراری سے نجات ملے۔ یہ ہی سامان اس زندگی کو پورے کرنے والا ہے۔ جو دھار سے ہمیں ہے۔ وہ کبھی بھی شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا۔

قسط پہلا سادگی سادھن سمپت ہوا

پیارے والدین

ہم تک انتی کا مکھہ
دوسرا سادھن سنیہ

بچن (۳۳) ست کے معنی یہ ہیں جو چیز ہمیشہ دائم قائم ہے۔ اسکی تلاش کرنی۔ اس کی کوشش اس کے مطابق اپنے جیون کو بنانا۔ ہر ایک بات کو صحیح و چار کرنا ہر ایک بات کو صحیح عمل میں لانا یہ ست کا سروپ ہے جب تک ست کی تحقیقات نہ کی جاوے تب تک کبھی بھی خواہشوں سے غم نہ نہیں پاسکتا

۳۴) اپنا بول تول ہر پہلو میں سچا رکھنا یہ ست کا سروپ ہے۔ جو دل میں بات ہووے۔ وہ زبان سے کہنی یہ ست کا سروپ ہے۔ سچائی کی

خاطر ہر لمحہ اپنے پاؤں سے مختصری حاصل کرنی یہ ست کا سروپ ہے۔ ست
 ہی سادھن ہے۔ ست ہی دھرم ہے۔ ست ہی شانتی ہے۔ اس واسطے ستیہ
 کی تحقیقات کر کے عمل میں لانا ہی اصلی بندگی اور ریاضت ہے جیت تک سچائی
 کی تلاش نہ کرے تب تک کبھی بھی اس دنیا کے جمال سے رہائی نہیں پاسکتا۔
 بچن (۱۷) سب سنا رہا ہے ست ایک الشیور ہے۔ اس وشواس کو
 دھارن کرنا ست کی اصلی پہچان ہے۔ ان دنیا کے دکھ سے سچائی کی تلاش
 سے نجات ملتی ہے۔ جو آدمی ست وادی نہیں وہ اپنی عقل کا چور اور مکار ہے
 وہ کبھی بھی راحت کو حاصل نہیں کر سکتا۔

بچن (۱۸) ست کے سادھن سے نڈرنا اور پریم حاصل ہوتا ہے۔ سب زندگی
 کا معراج ست کی تلاش ہے۔ ست کا دھارن ست کی کوشش ہی ہے جس کے اندر
 ایسے جذبات نہیں آتے۔ وہ ہمیشہ کے واسطے دنیا میں ترس رہتا ہے۔ ست کا
 سادھن ہی مول دھرم ہے۔

۱۹) بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست وشواسی ہونا چاہئے جو آدمی ست
 کا دھارن کرنے والا ہے۔ وہ ہی بڑا تپیشور اور گیانی ہے۔ ست کا سادھن بہت
 مشکل ہے۔ یوں تک اپنی عقل پاؤں کی گرفتاری میں ہے۔ تب تک کبھی بھی

ست کے سرُوپ کو انو بھونہیں کر سکتا۔

بچن (۳۸) ست کے دھارن سے میل۔ تننو کھ اود دھارتا۔ پیہم اور سمتا پر اپت ہوتی ہے۔ جوات ہی وکاروں کو ناش کرنے والی ہے۔ یہ ہی گن مکتی کے دینے والے ہیں۔

۴۹) جس کے اندر ست و شو اس نہیں ہے۔ وہ کپٹ مان مدھ۔ ایر کھا دولش۔ لوبھ۔ اور وہ کی گن میں جلتا رہتا ہے۔ یہ ہی حالت اصلی جہالت ہے جس سے جیو بہت کلیش وان رہتا ہے۔

۶۰) بڑی کوشش کر کے ست دھارن کرنا چاہیے کسی لمحہ بھی اپنی عادت کی گمراہی میں نہیں آنا چاہیے۔ یہ ہی اصلی خوشی ہے۔ اندسب دہرم کی جڑ ہے۔

۶۱) اپنے سوبھا و پر اٹل رہنا چاہیے خود غرضی کے دامن میں آکر پھینکا نہیں چاہیے دل کی سیاہی تب ہی دور ہو سکتی ہے۔ ست و دیا کی ساری ست ہی ہے۔ اگر تم ست کو دھارن کر لو۔ اور گھڑی ست کو شش کر و تب تم

۶۲) غیر ضروری خواہشوں سے بھڑپا جاتا ہے۔ جو ست کو عادی ہے۔ اور وہ ہی ہر وقت اپنے دل مالک ہے۔ اور وہ ہی اپنی اندر اپنی عفت پر

پہچتا پکرتا ہے۔ اور وہ ہی بدھیماں پریش اصلی شانتی کو پا سکے گا۔

بچن (۲۳) ست ہی زندگی ہے۔ ست ہی ایشوریہ ہے۔ ست ہی گیان ہے۔ ست ہی دھیماں ہے۔ ست ہی معراج ہے۔ بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست کے میدان میں چلو راستے میں رہن بڑے ہیں۔ جو ایک دم گمراہ کر نیوالے ہیں۔

۲۴) اس دُنیا میں اصلی خوشی کا مقام ہی ست کا آچرن ہے۔ جو اس ست کی تلاش میں رہتا ہے۔ وہ تمام مشنوں سے مکمل حاصل کرتا ہے اور اپنے اصلی جیون کو پالیتا ہے۔

۲۵) گوروں کی ہدایت گرتھوں کا وچار اوتاروں اور سپنروں کا معجزہ یعنی بھدھی ست ہی ہے۔ اس واسطے اس دھارنا کو دھارن کرنا ہی اصلی دھرم ہے۔

۲۶) ست ہی کی کھوج اصلی کوشش ہے۔ ست کا وچار ہی اصلی خوشی اور آئندہ ہے۔ ست کا اُچارن کرنا ہی اصلی جیت ہے جو ست وچار۔ ست کی کوشش اور ست کا بول۔ قول دھارن کرتا ہے وہ ہی اُجیت پریش دُنیا میں مانا گیا ہے۔ سب دُنیا اس کی خدمت گزار ہے۔

اور وہ ہی ایشور پرست اور حق پرست ہے۔ اپنی زندگی کو زندہ کرنا یہی
ست کا سادھن ہے۔

بچن (۲۷) سب جتن مالش کے اکار تھ ہیں۔ جس کے من میں
ست دشواس۔ ست کی کوشش۔ ست کا وچار نہیں آیا۔ تپ
جپ پن دان اور کھن سے کھن تپیا کا ساریہ ہی ہے۔ کہ من میں ست بھاؤنا
پیدا ہو جائے اور ہر وقت ست کے سادھن میں لگن ہے۔ یہ ہی خوشی ہے
اور نجات ہے۔

۲۸) جیوں جیوں ست کی تلاش کرتا ہے۔ تیوں تیوں جھوٹ کا تھ
دور ہوتا جاتا ہے۔ سنتے شوک سب رفع ہو جاتے ہیں مستقل منراجی پیدا
ہو جاتی ہے۔ اس وقت بڑی کوشش کر کے اپنے من کو قابو کر لیتا ہے۔
وہ ہی کامل بندگ ہے۔ اس نے ہی دنیا کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور آئندہ
لے کر دنیا سے چلا ہے۔

۲۹) ست کی تلاش کسی خاص مذہب کی پابند نہیں ہے۔ ست کا سبق
اندر سے قدرت نمودے رہی ہے۔ مگر جہالت سے پتہ نہیں لگتا جس کو
موت کا خوف ہے۔ وہ ہی ست کا سادھن کر سکتا ہے۔ سب مذہبوں کا مشن

ست کی تلاش ہے۔ اس واسطے یاد مباد کو دُور کر کے سچائی کی تلاش کرنی چاہیے۔
 (۵۰) ہر وقت اپنی ضمیر کو سچائی میں راضی رکھنا چاہیے کیسی وقت بھی
 است بھانڈنا نہ پیدا ہونے دیوں۔ تب ست کا اصلی جذبہ ملتاہے۔ من اور
 اندریاں ہر وقت جھوٹ کی طرف گرتا کر نیوالی ہیں۔ اس واسطے نرل بھی
 سے نرل و شوا سے ان فکاروں پر قابو پانے کے لئے عادی ہو سکتاہے
 وہ ہی شور پیر ہے جس نے اپنی عادت کو قابو کر کے ست کا اندھیاں کیا
 (۵۱) خود غرضی اپنی سوار خود بھی کو چھوڑ کر پرست او سا پکار میں جو و پرتا
 ہے۔ وہ ہی ست کے اصلی آدرش کو پرست ہو سکتا ہے ایسا نیک عمل کرتے
 کرتے اُس کے اندر کیونٹی آجاتی ہے۔ یکسوئی سے وہ اصلی آند کو انوکھو
 کر لیتا ہے جو اصلی خوشی ہے

(۵۲) جس نے دنیا کو ناپا میدار جانا ہے۔ یقین کر کے اور اپنی غفلت کو
 کو چھوڑنے کی کوشش ہر وقت کرتا ہے وہ ہی ست کا مثالی ہے ایک ن وہ اصلی
 خوشی کو حاصل کر لیتے گا۔

(۵۳) جو ہمیشہ من کی خدمت کو دیکھتا ہے۔ اور اندر سے بڑا دکھی ہوتا ہے
 برے کرم سے وہ سچائی کو حاصل کر سکتا ہے وہ ہی نیک نیت اور جگیا سوتے۔

۵۴) ست کا سادھن کھٹن ہے۔ مگر اصلی خوشی اسی میں ہی ہے۔ اسلئے جو چیز انجام میں سکھداتی ہو وہ اسکو کوشش کر کے دھارن کرنا چاہیے۔ سب زندگی کا سادھن یہ ہی ہے کہ من ست و شنو اسی اور ست کر می ہو۔ اگر یہ بندھا حاصل نہیں کیا۔ تو اسکی زندگی سب اکارتھ اور دنیا کے جھگڑے میں ہی گذر گئی۔ آخر سب امیدوں سے نرا س چلا جاتا ہے۔

۵۵) سچے دھرم کا جاننے والا اسچا پر و کا دھمی اپنے بزرگوں کا ہے جس نے اپنے من کو سچائی کی طرف لگایا ہے۔ وہ ایک دن اپنے پورے آئندہ پر اچھا رہے گا۔ ست کی دھارنا ہی زندگی ہے۔ ہر وقت کوشش کرو ست کے سادھن کی مالش زندگی میں یہی کوشش نجات کے تیتے والی ہے۔

۵۶) سب دنیا کی طاقتیں ست کی آدھار ہیں۔ اپنے اپنے اصول پر چلنے والے ہیں۔ اس واسطے مالش زندگی کو دھارن کر کے الیا ہی جیوں اختیار کرنا چاہیے یعنی اپنے ست نیموں پائین رہنا چاہیے یہی سادھن کلیان کے دیتے والے ہے دنیا غذاب کا گھر ہے۔ کوشش کر کے اپنے من کے اصلی منور تھ کو پورے پائیں اور بزرگوں کی اصلی تحقیقات کا نتیجہ حاصل کریں۔ فقط برہم تبلم۔ دوسرا سادھن تیبہ سمپت ہو ۱۔

چھپا ایدش

آتمک اُنتی کا مکھ

تیسرا سادھن "سیوا"

پہلے (۱۵) پیر پر سادھن ایشور شکتی کا پردھان نتیجہ ہے جس کے دھارن کرنے سے جلدی ہی سب و کاروں سے چھوٹ کر پرانتھ سرپ میں لین ہو جاتا ہے۔ سوا تھو بھی یعنی خود غرضی ایک بڑا بھارا غلاب اس چوک ہے جس سے ہر وقت مود کی گون میں جلتا رہتا ہے۔ اور ات ہی کا مٹاؤں کو دھارن کر کے بڑے سے بڑے ایدر کرتا ہے۔ یعنی گھور پاپ کرتا ہے۔ یہی دشنازک کا سرورپ ہے اس اندھکار سے چھوٹنے کی واسطے سیوا روپنی دیپک اتی ات سکھائی ہے جو کئی پرش اس نیم کے دھارن کر لیا کرتا ہے۔ وہ سوا تھو اندھکار سے چھوٹ کر پرماتھو آند کو رہتا ہے۔

بچن (۵۸) جیو کو ہر وقت تین پرکار کی کامنائی رہتی ہے۔ یعنی دھن تین
 زن من کے بھوگوں میں گرفتار رہتا ہے کسی صورت بھی شانتی کو پر اپت نہیں
 خواہے بڑے سے بڑے ایٹوریہ کو پر اپت کر کے بھوگ کرے۔ اس میں دن رات
 لگن رہتا ہے۔ اور اپنے جیون کو پاپ پیکت کر کے ناش کر دیتا ہے۔

۵۹) اس تین پرکار کی قید سے چھوٹنے کے واسطے سیوار پنی سا دھن
 ادھک بٹھارتھ پنے سیوا کے دھارن کرنے سے ان سب پابندیوں سے چھوٹ کر
 ایٹور پر آئن ہو جاتا ہے۔ وہ ہی اصلی خوشی ہے۔

۶۰) دھن کی آشا دانی پریش کے اندر سے ناش ہو جاتی ہے یعنی پریم اور
 سیوا میں تربیت ہو جاتی ہے۔ پر کی سیوا پر م تیاگ اور بھگتی ہے۔ اس نیم کے
 دھارن کرنے سے سب شکٹوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

۶۱) شکام سیوا ہی سیوا کا اصلی رُپ ہے۔ کامنائیکت جو سیوا ہے۔ وہ
 اندھکار کو بڑھانیدالی ہے یعنی مودہ اور مان کی گرفتاری دنیوالی ہے۔ اس کھوٹی
 دھارنا سے کبھی جیو کا بھلا نہیں ہو سکتا جب تک شکام سیوا نہ دھارن کرے
 ۶۲) شکام سیوا مانس زندگی کا معراج ہے جس طرح پون۔ پانی۔ دھرتی
 سورج اور چاند رطل اپنے فرض کو جان کر ہر وقت سیوا میں مصروف رہتے ہیں۔

اسی طرح ناش کو بھی ناز می ہے کہ اپنا فرض جان کر دوسرے کی سیوا کرے تب اشیاء
کے حکم کو ماننے والا ہوا۔ اس پتھار تھ کلیان سادھن کو دھارن کر کے جلد ہی پرہم
آئند کو پراپت ہو جاتا ہے۔

بچن (۶۳) دھن من تن تینوں کو سیوا کے مارگ میں لگانے سے جو سب کا دل
چھوٹ کر اپنا شئی خوشی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس واسطے سیوا ہی پرہم دہرم اور کلیان کا
مارگ ہے جو آدمی سیوا کا بھاد نہیں رکھتا وہ رکھش بدھی اپنی کامنا کی خاطر ہر وقت
اشانت رہتا ہے۔ یعنی نوجھ ہو وہ مال نہ دھایکھا آدی آؤگنوں میں ہر وقت جلتا

رہتا ہے۔ یہی جیون گھور نرک ہے کسی پلک بھی اپنے من میں ادھارتا نہیں پاتا یہ
سوار تھا نہ دھکاری کال مریپ ہے۔ بار بار جیو کو است بھوگوں میں بھرتا ہے۔ اس
چھوٹے کی واسطے سیوا رپی کھرگائی کھاتی ہے۔ وہ ناش کھی امان خوشی کو حاصل نہیں کرتا جس کے لذت پر کھیت اور

(۶۴) لشکام بھادنا سے جیوں جیوں اپنے تن من دھن کو پر کی سیوا میں اپن
کر لے۔ ادھک سے ادھک نشاتی کو پراپت ہوتا ہے۔ یعنی سبیل بند ہو کہ کھا دو یک
و شوا اس آدمی پرہم کن اتھ کرن میں پرگٹ ہوتے ہیں جو سب تاپوں کو ناش کر کے
اکھنڈ شاتی میں ملا دیتے ہیں۔ اسی سادھن کا نام اصلی بھگتی یا بندگی ہے۔

(۶۵) متھیا کلینا جو جیو کو ہر وقت بھرتا ہے۔ یعنی تن من دھن کی سیوا

میں گراستی ہے۔ اس نشکام سیوا کے سادھن سے یہ سب وکار ناش ہو جاتا ہے۔
 اور جیواشیو پر اپن ہو کر اپناشی نیکھ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ یہی مارگ کلیان کہلاتے
 ہیں (۶۶)۔ جیت تک سیوا کو دھارن نہ کرے۔ تب تک ممتا کا ناش نہیں ہوتا جو
 جنم مرن کا کارن ہے۔ نرل بڈھی سے اپنے دھن اور من کو پر کی سیوا میں اپن
 کرے۔ اور انتر سے زبان بھاؤ کو دھارن کرے۔ تب ممتا کی پچالشی ناش ہو
 جاتی ہے۔ اور ممتا بڈھی موکھش سرپ پر گٹھ ہوتی ہے۔ اُس وقت جیوا اپنی
 سب کامناؤں پر قابو پا جاتا ہے۔ اور نیت سرپ میں استھیت ہو جاتا ہے۔
 اس کا نام موکھش یا نیت آند ہے۔

۷۷۔ من کی کامنائیں تب تک کبھی بھی ناش نہیں ہوتیں جب تک اپنے
 اندر ممتا یعنی خود غرضی کا مذاپ دھارن کرتا ہے اور نہ ہی اصلی دھرم کو پہچان
 سکتا ہے۔ خود غرضی یعنی سوار تھ بڈھی والے کا نہ تو دھرم اور نہ اس کا کوئی
 اعتبار ہے۔ وہ کپٹی اور فری اپنے داو میں اپنے سکھ کی خاطر سب کو بھڑاتا ہے
 یہی بھاوناراکھشوں کا جیون ہے۔ اور ہر وقت ترشٹا کی آگن میں جھٹارتا رہتا
 ہے۔ آخر اس دُنیا سے بہت نکت لے کر جاتا ہے۔

۷۸۔ من کو اگر سیوا کی طرف نہ لگایا جاوے۔ تو وہ خود غرضی میں گرفتار ہو

جاتا ہے۔ یعنی من کا کام ہے۔ کچھ نہ کچھ کرتے رہنا۔ اگر دھرم کی طرف نہ لگایا۔
جاوے تو ادھرم کو تو ضروری دھارن کر لیوے گا۔ یہ نیچہ کر لیویں۔

بچن (۹۹) ہر وقت اپنے من کو ست دھرم کی طرف لگانا چاہیے جس سے اصلی
شانتی کو پراپت ہو جاوے اور ہمیشہ کی جہن سے رہائی پائے۔ مالش زندگی کا
سازندہاں ہے جو من کو قابو کر کے ست دھرم میں لگایا جاوے۔ اس جہن
سے انت کو پرہم سکھ پراپت ہو جاتا ہے۔ پھر کسی سنگٹ میں گرفتار نہیں ہوتا۔
۱۰ (۱۰) اپنے دھن کو پتھارتھ اور بھکاری کی سیوا میں اپن کرنا چاہیے۔ اپنے
تن کو دھمی دین نا تھ اور لوک سیوا میں لگانا چاہیے۔ اپنے من کو قابو کر کے البتھ
کے چرنوں میں جوڑنا چاہیے۔ ایسی سادھنا کرتے کرتے سب وکاروں سے
چھوٹ کر ست آتھ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ یعنی البتھ سرپ میں لین جاتا ہے
۱۱ (۱۱) دھن کو جو بڑے آچا میں پھرج کرتا ہے۔ اور تن کو جو بڑے کریموں میں
لگاتا ہے۔ اور من کو سوار تھ کی خاطر لگائے رکھتا ہے۔ وہ ہی چنڈال کا سرپ
جانا چاہیے ہر وقت پاپا کریم میں باندھا ہوا۔ اپنی زندگی کو مالش کر دیتا ہے
یہ ہی بابا کا پرچنڈ سرپ ہے۔ بڑی کوشش کر کے اپنے من کو ان وکاروں
رکھنا چاہیے جس سے سب تاپوں سے مٹا ہی ملے۔

(۷۲) دھن پخت کی جو آٹا اور تین کا مان اور سبز تنائی من کا آتی واسنایں گرفتار رہنا یہی گھور حال ہے جس سبجو ایک پلک بھی رہا نہیں ہو سکتا۔ بڑی سے بڑی سمیڈا مان بھوک پر اپت کر بھی لیوے۔ تو بھی ہر وقت ترکھا و نت رہتا ہے یعنی ایک پلک نصیرج نہیں پاتا اکیان جو جیو کو ہر وقت اشانتی کا کارن ہے اس کو لشکام سیوا کے شستر سے کاٹنا چاہیے۔ تب ہی اکھڈ تنائی کو پر اپت ہو سکتا ہے۔

بچن (۷۳) جو ہر وقت دوسر کی بھلائی چاہتا ہے۔ اور اپنا تین من دھن کو تیا گنے سے ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا وہ ہی اصلی تیاگی اور دانی ہے۔ اور مارگ دھرم کا اس نے ہی نزل جانا ہے۔ دوسر کی سیوا سے اپنا پاپ ناس ہو رہا ہے اس واسطے بڑی سے بڑی کوشش کر کے سیوا کا آدرش دھارن کرنا چاہیے۔ پاپ و کار سے تب ہی چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ جو ب درڑھ لنیجے سے سیوا کے مارگ میں لولین ہووے۔

ر (۷۴) نیوا دار کے اندر اودھک گن پر گٹ ہوتے ہیں۔ یعنی پریم۔ ایکتا۔ نہرمانسا۔ تیاگ ویراگ بیل ننتو کھ آدمی دھرم کا یتھار تھ سروپ پر کاش کرتا ہے۔ یہی رہتی ست پرشوں کی ہے جس نے ایسی دھارنا کو پر اپت کر

لیا اُس نے پر لوک دونوں کو بیت لیا۔ دُرُجھ اُس کا جیون لوگوں کی واسطے
آورش بن گیا۔

بچن (۵۷) جو اپنی خلاصی چاہیے دھرم ایمان کا متلاشی ہووے۔ وہ سیدھا
مارگ کو دھارن کرے۔ سب سکھوں کی سار اور بزرگوں کا جیون سیدھا ہی ہے۔
” (۵۸) اپنی غفلت سے تب ہی چھوٹ سکتا ہے جب اپنے آپ میں نیاگ
کرنیکی شکتی دھارن کرے۔ اگیان میں آکر جیونے مستحیا کلپنا اور جھوٹ
واسنا کا جھنڈا جو شریر ہے۔ اپنا سروپ مان لیا ہے۔ اسی غفلت میں ہر
وقت دکھی اور بچے بھیت رہتا ہے۔ اس اگیان سے چھوٹنے کے واسطے
پراپکار روپی مارگ سچ ہے۔ یعنی شریر کی سب کامنا دوسرے اپن کرنا
جاوے اور اپنے اندر رکھے لشکام رچت ہونا جاوے اس نتیجے سے وہ نیت سر
اور پریم آند کو پالینا ہے۔

” (۵۹) اس کامنا کی آگن سے چھوٹنے کے واسطے یہ ہی پتھا رکھنا دھن ہے
کہ اپنی غورتوں کو نیاگ کے دوسرے کی ضرورتیں پوٹن کرے جیوں جیوں
دوسرے کی سیوا میں پروریت ہووے گا۔ تیوں تیوں لشکام اوستھا کو پریت ہونا
جاوے گا۔ جسوقت اتی ہی پریت اور پرسکھ میں لین ہو جائے گا۔ اُس وقت

منہ کرم سروپ پریم شانتی کو پراپت ہووے گا جو اصلی دھام ہے۔ ہر وقت
اپنی ضرورتوں پر قابو پا کر دوسرے کی سیوا میں استغنا ہونا چاہیے۔ اس دھارن
سے ہی حالت بے خواہشی یا آئندہ استغنا پراپت ہوتی ہے۔

بچن (۷۸) جو بھی دنیا میں گورو پیر او تار پیغمبر آیا ہے۔ اُس کا جیون پر
اچکا۔ یہی ہی دیکھ لیوں۔ کیونکہ من پر وہی قابو پا سکتا ہے جو اپنی ضرورتوں
پر قابو پا لیوے۔ جو اپنی ضرورتوں پر قابو پا لیتا ہے۔ اُس کو پھر دوسرے کی
ضرورتوں میں رغب ہونا پڑتا ہے۔ یہ الٹیور کا نیم ہے۔ دوسرے کی سیوا
سادھن سے من اصلی سروپ میں لین ہو جاتا ہے جس میں کوئی دکائیں
ہے۔ اُس آئندہ استغنا کو پراپت ہو کر پھر آواگون سے رہا ہو جاتا ہے۔

ر (۷۹) سیوا کے نیم کی ادھک مہاں ہے جس نے دھارن کی۔ وہ سب
پاپوں سے چھوٹ کر اناشتی آئندہ کو پراپت ہو گیا۔ اس واسطے ہر ایک پرانی مائتر
کو اس پریم گن کا دھارن کرنا چاہیے جس سے جیو کا کلیان ہووے جو من
میں کا مناسکھ کر سیوا کرے وہ سیوا کے اصلی پھل کو پراپت نہیں ہو سکتا
کا مناسکے نواریں کی خاطر سیوا کا سادھن ہے جو تریل ریتی سے دھارن کیا جاوے
جو کا مناسکھ کر سیوا کرے تو سب اکارتھ ہے۔ اصلی پھل نہیں پراپت ہو سکتا۔

یعنی سیوا دھارن کر کے بھی اپنی ضرورتوں پر قابو نہیں پاسکتا۔

بچن (۸۱) جو دنیاوی جھوگولہ کی پراپتی کی خاطر سیوا کرتا ہے۔ وہ کوشش کر کے اپنے آپ کو جکڑتا ہے۔ یہ مادھن سب دکھ دانی بندھن سرورپ ہے اس سے پاپ کی ضرورت نہیں ہوتی سیوا کا مارگ اتی گہن ہے بڑے پچل سے اسکی اصلیت کو پاسکتا ہے۔ ویسے دیکھا دیکھی ہو کچھ بھی کرتا ہے اُس کا پچل پورن نہیں پاسکتا۔

۸۲) سیوا کا پورن سرورپ یہ ہے اپنے فرض کر کے دکھیوں کا دکھ نواہن کرے من میں کامنا بالکل نہ رکھے اور یہ دچار درڑھ کرے کہ اس جھوٹ دھبی سے کسی کا بھلا ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس دنیا اک دن چلنا ضرور ہے۔ اس واسطے زندگی میں ہی اس جھوٹ جیون کو پر سیوا میں اپن کر دیا جاوے تو بہتر ہے۔ ایسے نرل و تنواس والے پریش نے سیوا کے اصلی بھاؤ کو جانا ہے۔ اور وہ ہی پریم آئندہ کو پراپت ہوتا ہے۔

۸۳) جو دکھ پراپت میں سیوا کو دھارن کرتا ہے۔ یا مان مدھ کی خاطر یا کوئی اور کامنا دھار کر کے وہ اصلی سیوا دھرم کو نہیں پہچان سکتا۔ اور نہ ہی اصلی سیوا کر سکتا ہے۔ بیتھارتھ سیوا یہی ہے۔

کہ تن من دھن سے کسی کا بھلا کرے اور من میں نہ رہتا دھارن کرے۔
 اور اپنی زندگی پر سیوا میں اپن کر دیوے۔ تب سیوا روپی پریم شانتی
 کو پراپت ہو سکتا ہے۔ وہ ہی پریش الیہور گیانا اور پریم گیانی ہے۔
 اُس کا جیون دلچھ ہے۔ اپنی زندگی میں ہی شانت سرُپ کو پراپت
 کر لیا۔ اور کئی جیوؤں کو سکھ دے کر چلا۔ دھن وہ پریش جس کا یہ
 آدرش ہے۔ فقط

سمپا پت ہو اقیسرا دھن سیوا

برہم ستیم سرب آدھار

~ ~ ~ ~ ~
 ~ ~ ~ ~ ~
 ~ ~ ~ ~ ~
 ~ ~ ~ ~ ~
 ~ ~ ~ ~ ~
 ~ ~ ~ ~ ~

سارواکھن

آتمک انتی کامکھ

پتوٹھاسادھن "ست سنگ"

بچن (۸۴) "ست سنگ" - یہ نیم کلیان مارگ کلسار سادھن ہے
 کہ کھل بڈھی جیو ست سنگ دوائے پریم گتی کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اس
 واسطے اس نیم کا در فٹھنچے سے پالن کرنا چاہئے۔ یعنی ہر وقت ست سنگ
 میں پریم رکھنا چاہئے۔ ست سنگ ہی مکت کی نوک ہے۔ ست سنگ سے
 ہی ست است کا نرہ بنتا ہے ست سنگ سے ہی راج نبھتی قائم ہے۔ ست
 سے ہی پریم اور ایتھا پراپت ہوتی ہے۔ ست سنگ سے ہی اپنے برے بھلے
 کا وچار ہو سکتا ہے۔ ست سنگ ہی پریم شانتی کو پراپت ہو سکتا ہے۔ ست سنگ ہی اسی مہین
 جو دکھ کھ میں دھیرج۔۔۔

دیتا ہے۔ ست سنگ کے سمان سنگم اور کوئی کلیدان کا سا دھن نہیں ہے۔
 ست سنگ سے ہی سب وجے پاتا ہے۔ ست سنگ سے ہی راجا پر جادیش
 سکھی رہتا ہے۔ ست سنگ سے سب اپد و ناس اور پریم پرکٹ ہوتا ہے۔
 ست سنگ ہی اوشدھی سب ناپوں کو ناس کر دینا ہے۔ ست سنگ کے بغیر
 کبھی بدھی نرمل نہیں ہوتی جب تک دھیم میں پران میں تہہ تک ست سنگ
 میں اکثر ہو کر کے اپنے جیون کا ٹنڈ مار کر ناپا چاہیے۔

بچن (۸۵) سب دڈیا بانی اور پرہیضا کا کارن ست سنگ ہی ہے۔ سب ہرم
 کی جڑ ست سنگ ہی ہے۔ روحانی غذا ست سنگ سے ہی ملتی ہے۔ جس جگہ
 ست سنگ کا سا چار نہیں وہ جگہ اور وہ مالش ایک دن تباہ ہو جائیں گے
 (۸۶) من کو رنگ ست رنگ ہی ہے۔ جیسی رنگت الیا بھاؤ پر اپت کرتا ہے
 بیدائش کے وقت جیو بالکل اکیاں سر پہ ہوتا ہے۔ جیوں جیوں دنیا کی رنگت
 کا لاپ ہوتا ہے۔ تیوں تیوں اس کے اندر دنیا کی جاگرتی ہوتی جاتی ہے۔ من کا
 خوراک ہی رنگت ہے جیسی رنگت پہلے ہوا۔ ویسا ہی گن گرن کر لیا۔ اس واسطے
 بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست سنگ کا پریمی بننا چاہیے۔

(۸۷) ہزاروں برس کی تپا اتنا پھل نہیں دیتی جتنا کہ دد گھڑی ست سنگ

لا بھرتو ہے۔ ست نگ میں ہر جہی سب بھید کا وچانہ سمجھ آ جاتا ہے مگر کھڑی
 بھی گن وقت ہو جاتا ہے۔ ست نگ ہی تیر تھ ہے۔ ست نگ ہی سب بشوریہ
 کی پراپتی کا کارن ہے ست نگ ہی ہیو کے کلیان کا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ دانش
 نہیں بلکہ لٹو سے بھی بدتر ہے۔ جو ست نگ سے پریم نہیں کھتا۔ دنیا میں پختے
 دکھا۔ پرگٹ ہونے میں وہ ست نگ کے نہ ہونے سے ہر ایک آدمی اپنا کلیان کا راستہ
 بھول کر ویر بدی میں آ جاتا ہے۔

پچن (۷۷) ست نگ کا تھار تھ سرپ سمجھنا چاہیے ولیے تو ہر جگہ ست نگ ہوتا
 ہی ہے۔ مگر انا تھی بڑھتی جاتی ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ ہر ایک آدمی ست نگ
 کی آڑ میں سوار تھ کا دھرم پالن کرتا ہے جس سے بچا پریم کے ویر بغض آدمی
 و کار پرگٹ ہو جاتا ہے۔ یہ ست نگ نہیں۔ ”دونگت ہمیشہ درستی کو دینے والا“
 ۷۷ (۸۹) ست نگ وہ ہی تھار تھ ہے جس میں اکثر بیچھ کہہ ہر ایک گن او گن
 پریم پوروک وچار کرنا اور سننا یعنی جس میں جو بھی وچار ہووے۔ وہ من میں
 جذب ہو جاوے اگر البیاست ست نگ نہیں تھار تھ گاہ بنی ہوئی ہے۔ اس
 جگہ جانے سے کوئی فائدہ نہیں وہ کائیش بدھی کو ملین کر شیرالی ہے۔

۷۷ (۹۰) ہر ایک واقعات دھرم نیتی۔ راج نیتی کا وچار صحیح طریقہ کرنا اور

جمع طریقہ سے سنا اس دھارنا کا نام ست سنگ ہے۔ ست سنگ میں
جنت اور راگ اتنا ویشیش فائدہ نہیں دیتے۔ جتنا کہ بالکل شانت مئی ہو
کر چار سنا جائے۔ ست سنگ کے اصلی معنی یہ ہیں۔ کہ ہر ایک بات کی
اصلیت پتہ میں آجائے۔ آگے من خود کوشش کرنے لگتا ہے۔ اگر اصلیت کا
پتہ نہیں تو ست سنگ کیا سنا۔ اور نہ دھیاں کیسے ہو سکتا ہے۔ اس واسطے
ست سنگ اصلی معنوں میں ہوگا۔ تب شانتی ملتی ہے۔

بچن (۹۱) ہر ایک بزرگ کی زندگی کے صحیح حالات یعنی واقعات ہر ایک نقطہ
کا صحیح و چار الشور پر پتی کا پورن روپ ست است کا تیجارتھ جس جگہ نور
ہوگا۔ وہ ست سنگ ہے۔ جو اپڈلشک پیٹ کی خاطر بڑے بڑے واقعات سناتے
ہیں۔ اور خود عامل نہیں اور کچھ داد میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ ست سنگ
دھرم کونٹ کر نیوالا ہے۔ اور وہ اپڈلشک اپڈیش نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے
پیٹ کا بیوہ کر رہا ہے۔ ست سنگ اور کونگ پہلے و چار کر لینا چاہیے
اکثر ہو کر اپنی زندگی کا سدھار کرنا چاہیے۔ یہ کھیاں کارک سا دھن ہے۔
” (۹۲) زردیر۔ نروکھاو۔ نرسنشہ۔ نرمان سرورپ کا جاں چار ہووے
وہ ست سنگ ہے۔ اس کے بغیر سب باد مباد ہے۔ سب نہ ہوں کی نبیادی

تعلیم ست سنگ ہی ہے جس سے جائز ناجائز کا پتہ لگتا ہے۔ مگر صحیح ست سنگ نہ ہونے سے ویرا ویرا میر کھا بڑھ جاتی ہے۔ اور دیش میں اپد و پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جو اڈیشک نر لوبھ ہو کر ست سنگ و چار کی سیوا کرتا ہے۔ اس کا ست سنگ شانتی دینے والا ہے۔ اس واسطے ہر پہلو میں صحیح و چارہ حاصل کر کے ہی اہلیت کو پر اپت کر سکتا ہے۔

پچن (۹۳) ست سنگ کا پہلا اصول اکھاہل کر دینا۔ دوسرا اپنی بہتری کے فیصلے و چارہ کرنے کی سرک۔ اصلی دہرم کا وچارہ مٹون کرنا تمام نیرنگوں کی زندگی کے حالات سے واقعی حاصل کرنی جو تھے اس سنسار میں انیکا بکھا رتھ لا بھ و چارہ کرنا۔ پانچواں ہر ایک مگن نواریں کرنے کا بھاؤ چھپانا اور ست دہرم میں جاگرتی حاصل کرنی۔ چھیواں اندھ و شو اس سے نجات حاصل کرنی اور ست و شو اس کو دھارن کرنا۔ ساتویں اپنے گروٹ کے کارن کو چارہ کرنا۔ اور وکھو سے مخلصی حاصل کرنی۔ اور بھی کوٹیاں کوٹ فائدے ہیں۔ سو اسطے ست سنگ کا ضروری چھوٹا دھارن کرنا چاہیے۔ ست سنگ سے صحیح و چارہ صحیح و شو اس۔ صحیح کوشش پر اپت ہوتی ہے۔ سب زندگی ن ترقی کا وار و مدار ست سنگ ہی ہے۔ پریم کا ساگر اور پاپ کی آفتابی

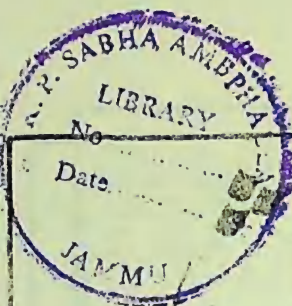
یہ ست سنگ ہی ہے۔ نیچہ کر کے پدھارنا چاہیے۔

بچن (۹۴) ست سنگ میں اکثر ہو کر کے ست سروپ کا وچار کرنا چاہئے
اپنے برے آچاروں کو چھوڑنا چاہئے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا چاہیے
ست پر شارت کو دھارن کرنا چاہیے۔ مالش زندگی کے اصلی فرض
کو وچار کرنا چاہیے۔ یہ سب گن ست سنگ سے پراپت ہوتے
ہیں۔ ہر وقت اس سادھن کو دھارن کرنا چاہیے۔

۹۵) جس مالش میں ست سنگ کا پریم نہیں جس قوم میں
ست سنگ کا بھاؤ نہیں کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ خواہے اور
جتنی بھی کوشش کرے۔ سب سے پہلے ترقی کا متار ست سنگ
ہی ہے۔ کوشش کر کے ہر ایک کو سیوا کا لاجھ اٹھانا چاہیے۔

سب دلش اور دہرم کی ترقی اور زندگی ست سنگ سے ہی ہے
اپریم آپار مہاں ہے۔ دھارن کر کے اصلی لیش کو پراپت کرنا چاہیے
ست سنگ چوتھا سادھن سماپت ہو

برہم ستیم سرب آدھار



۸۹

مکھوان پیر
ہمتک انتی کامکھ

پانچوان ساو سن ست سمرن

ہن (۱۱) ست سمرن ایہ نیم انسان سے دیتا بنانے والا ہے۔ ناسک
سے اسک بنانے والا ہے۔ اندھ و شو اس سے بینہ و شو اس سے بینہ والا ہے۔ جہنم
سے مگنی کے بینہ والا ہے۔ دکھ اور سکھ میں سے جو بھی بینہ والا ہے۔ وید اور پیل
سے چھتر ایو والا ہے۔ اس چنچل میں کو پیل کرنی والا ہے۔ بدھ کی کو ست دھام بینہ
والا ہے۔ سب عبادت ریاضت بھگتی یوگ ست سمرن ہی ہے۔ سب گرنھوں کی
سار سب گوروں کی پرمیت۔ سب اوتاروں کا جیون ست سمرن ہی ہے
مانش زندگی کو نو پر کرنے والا کریم کے جہاں سے چھتر ایو والا۔ ترشنا کی راگ سے
ٹھنڈا کرنی والا۔ اور اپنا شئی سکھ دینے والا ست سمرن ہی ہے۔ ست سمرن

اصلی بنیاد ہے۔ اور سب نیم اس کے معاون ہیں۔ اس سنسار میں آنیکا
 بیتھار تھلا لاجھ اور ناش زندگی کی ادھیکنناست سمرن ہی ہے۔ من کا آخری
 سا دھن بندھن دھامی کر نیوالا ست سمرن ہی ہے۔ ست سمرن کا ہی پرکاش
 سب گرنہنوں اور بزرگوں میں ہوتا ہے۔ اس واسطے اس ناشوال سنسار
 میں ست سمرن کو دھارن کر کے کلیان کو حاصل کرنا چاہیے۔

بچن (۹۷) سب پاپوں سے چھٹکارا اور الیشور کی پراپتی ست سمرن ہی ہے
 اس واسطے ہر وقت یہ نرل و شواس دھارن کرنا چاہیے۔ من کا سرپ ہی
 سمرن ہے جس چیز کو سمرن ہے اسی کا روپ ہو جاتا ہے۔ چونکہ سنسار میں پھول
 کو سمرن کے آتی دکھی اور جھے وان رہتا ہے۔ اس واسطے ست سمرن کی طرف
 من کو لگانا چاہیے۔ جس سے جھوٹ دکھ مسکھ سے چھوٹے اور اباشی
 مسکھ پر اپت ہو جاوے۔

بچن (۹۸) ست سمرن سے ہی من کی رتی لین ہو جاتی ہے۔ ست سمرن
 سے ہی من کا پھرنا ناش ہوتا ہے۔ ست سمرن سے ہی الیشور کا پرکاش گت
 ہوتا ہے۔ اس واسطے اصلی یہ سا دھن کا مول دھارن کرنا چاہیے جس سے جلدی
 الیشور پر پرتی ہو جاوے۔ ست سمرن سے من کی دھارنا شدھ ہوتی ہے

دھارنہ کے شدھ ہونے سے دھیان پراپت ہوتا ہے۔ دھیان سے اگا کر
چت ہو کر ایشور کے آند کو اٹھو کر تا ہے۔ جو سب سکھوں کی کھان ہے
دھیان کی درڑھتا سے ایشور کے سروپ میں لین ہو جاتا ہے۔ یہ ہی اوستھا
جیون نکت دھام ہے۔ سب آندست بہرن سے ہی ملتا ہے۔ اس واسطے
کمال اُستاد کی سکھیا دوار سے ست بہرن کو دھارن کرنا چاہیے۔

۹۹) کرم میں نہہ کرنا ست بہرن سے ہی ہے۔ پچھل میں لچھتا ست بہرن
سے ہی ہے۔ پریم آندست بہرن سے ہی ہے۔ سب سکھوں کو ملتی دینے والا ہے۔
جسے تھوڑے مہر کی کلیپ بچھو دینے والا ست بہرن ہی ہے۔ سب تیر تھوڑی
سار ست بہرن ہی ہے۔ گیان۔ وگیان۔ بھگتی لوگ۔ اواراگ۔ ویراگ
ست بہرن ہی ہے۔ گوروں کی مہاشیش کا ادھیکار ست بہرن ہی ہے۔ سب
نیلوں کا ناش کرنی والا سروگیہ سروپ نارائن کی پراپتی دینو والا ست بہرن ہی ہے
ست بہرن ہی پریم مدھی اور پرکاش ہے۔ لچھل چت ہو کر ست سروپ کا بہرن
کرنا چاہیے۔ اسی دھارنہ سے سب گن پراپت ہوتے ہیں۔ اور مہتا ورنی سب
اندھکا رناش ہو جاتا ہے۔ جیون اپنے ساکھی سروپ کو ست بہرن سے ہی جان
سکتا ہے۔ اس واسطے درڑھ نیم کر کے ست بہرن کو دھارن کریں۔

بچن (۱۰۰) من اگا کر ست سمرن سے ہی ہوتا ہے۔ اس واسطے ہر گھڑی ہر لمحہ ست سمرن کو دھارن کرنا چاہیے۔ ست سمرن سے ہی انوکھو پرکاش ہوتا ہے۔ اور زندگی موت سب کا چرن پتہ لگتا ہے۔ ناد سروپ گھٹ گھٹ ایک تپا می پریشور کا پرکاش ست سمرن سے پرگٹ ہوتا ہے۔ اس واسطے درڑھ پتہ ہو کر ایشور کے نام کا سمرن کرنا چاہیے۔

ر (۱۰۱) اگم دلش کی پرانی یعنی حالت خیب کا بیاننا ست سمرن ہوتا ہے۔ ایشور قانون کی کجی ست سمرن ہی ہے۔ جس سے تمام کائنات کا گیان ہو جاتا ہے۔ من کے سب و کار جو ایک پلک بھی شافت نہیں ہوتے دیتے۔ وہ ست سمرن کی دھارن سے سب لین ہو جاتے ہیں۔ انترو کے چاندنا ہو جاتا ہے۔ صبح و شام ضروری کچھ وقت ایشور کا سمرن کرنا چاہیے۔ سب پاؤں سے غلطی ملتی ہے۔

ر (۱۰۲) اگر اور زیادہ تپ جپ نہیں ہو سکتا۔ سناری آدھیوں سے تو صبح و شام دونوں وقت درڑھ نیم کر کے ایشور کا سمرن کرنا لازمی ہے۔ اس ہی سبب سبھی ہے۔ من بڑا بکرال ہے۔ آہستہ آہستہ اس کو چکر کر لینو کہ سمرن میں لگانا چلیے۔ ہر ایک مالش کی واسطے لازمی ہے۔ اپنے مالک کی یاد کریں۔ ایشور کی یاد سے سب بھرم جال کا ابحاؤ ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دیکھ پرکاش پرگٹ ہو جاتا ہے۔

پجن (۱۰۳) ست سمرن جو من سے کیا جاوے۔ وہ سر ٹیٹ ہے۔ سر پہنچے
 دینے والا ہے۔ زبان سے جاپ کرنے سے یا بلند آواز کر کے جاپ کرنے سے نام
 کا اثر اڑھاتا ہے۔ جو استرحیت کر کے آراء من کیا جاوے اسکا اثر من میں موجود
 رہتا ہے۔ اور شائنی دیتا ہے۔ ایشور کو مالک جان کر جو پریم سے سمرن کہتا
 ہے۔ وہی سمرن یوگ کو پر اپت ہوتا ہے جو دنیا کا دکھاوا کرتا ہے۔ وہ پاکھڑی
 پاپ سے کبھی بھی چھوٹ نہیں سکتا۔

۱۰۴) ایشور کی پر اپتی سب پاپوں کا ناش ست سمرن ہی ہے۔ ایک
 ایشور کے نام کی وڈیائی سب لپٹنوں میں بیان کی ہوئی ہے۔ جو باطلہ
 ایشور کا سمرن کرتا ہے۔ وہ ایشور کو پر اپت کر سکتا ہے۔ آہستہ آہستہ ہی
 رنگ گتتا ہے۔ اس واسطے در پردہ نیم کر کے ایشور سمرن میں چیت لگانا چاہیے
 ایک دن فرور پریم سدھی کو پر اپت ہو جاتا ہے۔ تیاگ۔ ویراگ۔ سنیاس
 یوگ سب ست نام کے سمرن میں ہی ہیں۔ درمت کو ناش کر نیوالا اور ستنا
 کو پرکاش کرنے والا ست سمرن ہی ہے۔ ایشور کے نام کی آپار وڈیائی ہے
 جس کو پر اپت ہوئی وہ ہی جان سکتا ہے۔ زبان بیان نہیں کر سکتی اور
 قلم تحریر نہیں کر سکتی۔ ات ہی اسچرچ مقام ہے۔ اپنے غل کر کے ہی حاصل

ہوتا ہے۔ اس واسطے بڑی سے بڑی کوشش کر کے نہ بچے اور سہا بند
 سرُوپ کو پراپت ہونا چاہیے۔ وہ پرہم دھام اور فردِ پاج پد ہے۔ الیشور
 کے سمرن سے ہی پراپت ہوتا ہے۔ سب دُنیا کی سارے سب گیانیوں کی سارے
 آنند کا بھنڈار ایک الیشور ہی ہے۔ نرل پریت کر کے اپنے ہرے میں اُسکا
 سمرن کرنا چاہیے۔ جس سے سب ممتا کا جال ناش ہووے۔ اور اپنے
 نرل۔ سرُوپ سمیتا میں استھتی ملے۔

بچن (۱۰۵) اتمک اُنٹی جو اصلی دہرم ہے ان پانچ نمکھ سادھنوں کے
 دھارن کرنے سے پراپت ہوتا ہے۔ اس واسطے ہر وقت اپنے من کو ان ست
 کرہوں میں لگانا چاہیے۔ جس سے آگے پد پراپت ہووے۔ سب دُنیا کی
 سارے سب لوگ کی ساریہ ہی ہے۔ کہ من سب پاؤں سے چھوٹ کر اپنے
 ست سرُوپ میں لین ہو جاوے یہ پرہم سدھی ان پانچ سادھنوں سے
 جلدی پراپت ہوتی ہے۔ اور سب گنی پُستھوں کا جیون آدرش یہ ہی
 پانچ نیم ہیں۔ درِ مٹھ لچھ سے ان نیموں کو دھارن کرنا چاہیے۔ جس سے
 دُرمت کا اندھکار ناش ہووے۔ اور آتم تہ میں نیچلے۔

۔ (۱۰۶) زندگی کو زندہ کرنا چاہیے۔ اصلی موشی کی تلاش کرنی چاہیے۔

بنیادی سے چھوٹنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اصلیت کی تحقیق
 کرنی چاہیے۔ اپنی زندگی کو خوشبودار بنا چاہیے۔ پرانوں کے ہوتے
 ہوتے نوجھے انباشی اوستھا کو پراپت کر لینا چاہیے۔ اس سنسار
 کی گردش کسی کو قائم نہیں رہنے دے گی۔ اس واسطے گردش کے
 چکر سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ پاپوں کا تباہ کرنا چاہیے
 اور ان ست سادھنوں کو دھارن کرنا چاہیے۔ اس سے خوشی
 اور پرسنتا ہے۔ پورن بھاگ والا ہی سچائی کا متلاشی اور سچائی
 کا جتن کرتا ہے۔ آخر سچائی کو پراپت کر کے ست ہی ہو جاتا ہے۔
 جیسا کہ آند سروپ واستو میں ہے۔ فقط۔
 پانچواں مکھ سادھن سمایا ہوا
 برہم تسلیم سرب آدھار

از گولڑہ ۲۳ مگھ سہ ۱۹۹۸

ناوائیدست

تیرتھ یا تراسدھانت

- (۱) تیرتھ - وہ ہی جگہ ہوتی ہے جس جگہ کوئی الشور کا پیارا پیدا ہوا ہو۔ یا نائیش کی ہو یا پرالوں کا تیاگ کیا ہو۔ یا جس جگہ دھرم بدھ یا دھرم کی مریا و استھاپت کی ہو۔ یا الشور کا تپ کیا ہو۔
- (۲) تیرتھوں پر جانے سے صرف ان حالات کے مطابق وچار کرنا گزشتہ زمانے اور گزرے ہوئے بزرگوں کی زندگی سے کچھ سبق حاصل کرنا ہے
- (۳) ان حالات کے بغیر جو جاتے ہیں۔ وہ محض وقت اور دولت کو برباد کرتے ہیں تیرتھوں کے اشنان سے کوئی فائدہ نہیں جب تک اوپر کے حالات کے مطابق وچار نہ دھارن کیا جاوے۔
- (۴) سب سے بڑا تیرتھ آتم مروت ہے جو گھٹ گھٹ ویسا رہا ہے

اُس کے جاننے سے سب جلن ناش ہو جاتی ہے۔

(۵) تیرتھوں پر دان کرنے سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں مطابق
سادھارن جگہ کے جبکہ دان سیوا آدمی شجر گن دیتے ہیں۔ وہ جگہ ہی
تیرتھ ہے۔

(۶) تیرتھوں پر پُند بھروانا اور گنتی کرنا مناسب ہے۔ پُند بھرا
سے گنتی نہیں ہو سکتی۔ اپنی کرنی کی ہر ایک جیو منرا پاتا ہے۔ یہ ایشور کی
بایا کا قانون ہے۔

(۷) جو چیز دھیمہ اور من کو ٹھنڈک دینوالی ہے۔ وہ تیرتھ ہی سمجھیں مثلاً
ست سنگ۔ ست وچار۔ ست سیوا۔ ست سمرن۔ گور واپیش اور جل
کا استھان اور ودیا کے ندھیا س کی جگہ غیرہ تیرتھ روپ جاننے چاہئیں۔
(۸) پرچلت تیرتھ پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ست کرم اور ست ہرم
کا دھارن کرنا ہی تیرتھ ہے

(۹) تیرتھ یا ترا کا اتنا چل نہیں۔ جتنا کہ اپنے من میں ست کرم۔ ست
وشواس۔ اور ست سمرن کو دھارن کیا جاوے۔

(۱۰) جتنی تیرتھ یا ترا کی پرچلتا بتائی گئی ہے۔ وہ دہرم کے ناش اور دھن کے

لوٹنے والے لوگوں کا پرچار ہے۔

(۱۱) جب تک ایشور وشو اس نہیں تب تک کبھی بھی ست کرم اور اپکار کو دھارن نہیں کر سکتا جب تک کرم شدھی نہیں کبھی بھی جیو کو نشانتی نہیں خواہے پد پد پر تیر تھوں کی پر دکھنا کیوں نہ کرے۔

(۱۲) مول تیر تھ ایشور وشو اس ہے جھاواگون دپلی گھوڑا لے پھر تیر تھ (۱۳) اپنی بدھی کو ست وچار کر کے نزل کریں تو تم کو ذرہ ذرہ تیر تھ روپ ہی دکھائی دے گا۔

(۱۴) دھرتی کی سینیری اور جل کا پر باہ تیر تھ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سب شکیمان ایشور کی کتھا کا دہاں پر چار نہ ہو۔

(۱۵) سب زیادہ پاکھڑا اور اتیا چار دہرم کی ناش اس وقت تیر تھ استھانوں میں زور پکڑ رہی ہے۔ تباؤ نشانتی کہاں ہے۔

(۱۶) لازمی یہی ہے کہ ہر جگہ کو تیر تھ بنا سکتے ہو اپنے نیک وچار اور اپکار کر کے تیر تھیوں کی غلامی دکھ دینے والی ہے۔ غلامی اپنے نیک وچار اور اپکار کی چاہیے۔ جو تیر تھیوں کا مخزن ہے۔

(۱۷) ایشور وشو اس کو دھارن کریں۔ ست کرم اور لوک سیوا کا سادھن

کریں۔ تمام دنیا کے تیرتھ تھہارے چرنوں کو نرسکار کریں گے۔ تو ہی سرلیٹ
 آچار کو دھارن کر کے اکھنڈ تیرتھ روپ ہو جائے گا۔
 (۱۸) ماں۔ باپ۔ بزرگوں۔ تنقہا ہمسایہ کی پیہم کر کے سینا کرنی پڑی
 تیرتھ یا تڑا ہے۔

سہا پت حوا
 "تیرتھ یا تڑا سہانت"

از گوپی تیرتھ ریاست کشمیر

دسوالیں

”دان کا سدھانت“

(۱) جو فرض کر کے دان نہیں کرتا، غرض کو مد نظر رکھ کر دان کرتا ہے۔
وہ بیکھر دان ہے۔

(۲) جو بیدار آنتی کی خاطر نہیں کرتا۔ اور دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کی خاطر کچھ بھی صرف کرتا ہے۔ وہ بھی نچلے درجے کا دان ہے۔

(۳) جو نمائش کو مد نظر رکھ کر دان کرتا ہے وہ بھی اونٹے دان ہے۔

(۴) بیکھارتھ یہی ہے۔ کہ فرض کر کے بیکھا شکتی کو گمہ سیدو کرنی سب سب بیکھا

دان ہے۔ (۱) دویا کے پیر چار میں خرچ۔ ۲۔ روگ نورتی کی خاطر خرچ

۳۔ دلش اور ویرم کی جاگرتی کی خاطر خرچ۔ ۴۔ سریشٹ آچار سا بھڑ

اور ووداؤں کے جیون کی خاطر خرچ۔ ۵۔ غریبوں اور یتیموں کی آنتی

کی خاطر خرچ - ۱ - سست سنگ اور سماج کے اکثر کر کے کا خرچ - ۲ - ان اور
 بستر کا ہر ایک بندار کی خاطر خرچ - ۳ - سریشی تالاب - کوئیں - باولیاں
 شریکوں میں ان کے تعمیر کر کے کا خرچ سب دان اچھ کوئی کا ہے - اس سے
 شری کیا لٹا پر اپت ہوتی ہے -

۴ - بستر درجے کا دان - اپنے کنبے کی اتنی کی خاطر خرچ - اپنی غرض کی خاطر
 ۵ - کام حکیم اور جانیوں کی دھن سے پیدا کرنی - ۶ - دیوی دیوتاؤں
 اور تیرتھوں کے پرستے کا خرچ پختے درجے کا دان ہے - پٹن بدھانت
 جو غرض کر کے پیدا کی جائے - وہ لٹے ہے تعلیمی مقدار کی خاطر شری
 مقدار کی -

۷ - غرض والی پیدا سے نہ ہی نزل نہیں ہو سکتی خواہ کتنی ہی کوشش
 کیے - ۸ - جو پیدا کرتا ہے - وہ انتم اتنی کو پر اپت ہو جائے - دھن من
 اور ان کی بدترین پرکار - قید اس جہد کو ہے ان قیدیوں زنجیروں سے چھوٹنے
 کی خاطر تباہ کارانہ مہم ہدایہ گیا ہے - سو اسی تباہ کارانہ کہتے ہیں -
 جو ان غرض بھاؤ کو مد نظر رکھ کر تباہ کرتا ہے - وہ ان قیدوں سے چھوٹنا
 جاتا ہے - جو غرض کر کے تباہ کرتا ہے - وہ بار بار ان زنجیروں میں قید ہوتا ہے

(۷) دھن کا تیاگ۔ ایشور نرت اور لک سیدو میں جانتے ہے۔ گر بھ کو تیاگ کر جو دان کیا جاوے۔ وہ نجات کے دینے والا ہے۔

(۸) تن کا تیاگ۔ پراپکار کرم اور سچی ایشور پرستش میں شرم کو صرف کرنا۔ دھیمہ اچھیاں سے نجات ملتی ہے۔

من کا تیاگ۔ تمام واسناؤں کو ایشور نرت تیاگ کرنا۔ ہونا اور نہ ہونا اس کی آگیا میں دیکھنا۔ درڑھ لہجے سے ایشور نرت کرنا۔ یہ من کا تیاگ اور پرہم تپ ہے۔ اس سے نہہ کرم روپ پرہم آند پار برہم کو پر اپت ہو جاتا ہے۔ جو اصلی مقام ہے۔

(۹) یتھار تھ نرت یہ ہے۔ تن دھن اور من کو لشکام بھاؤ سے دوسرے کی نرت جو صرف کرتا ہے۔ وہ ہی پرہم دانی ہے۔ اور پرہم بھگت ہے۔ ایسے لشکام بھاؤ اور پراپکار کو سادھن کرتے کرتے کرم چکر سے چھوٹ کر نہہ کرم سرسپ میں این ہو جاتا ہے۔ پھر سب واسنا ختم ہو جاتی ہیں۔ پوئن برہم روپ ہو جاتا ہے۔ دان روپ تیاگ مارگ کو سمجھ کر سرگٹری ہر گم اس کے پر این ہو چاہیے۔ اور پنے جیون کا ادھار کرنا چاہیے۔ یہ ہی سمنتا مارگ کا نرت ہے۔ فقط سماپت ہوا۔ سماپت ہوا دان کا سمانت۔ برہم ستیم۔

میکارواں الہی

”مورتی پوجا کا سدھانت“

(۱) ہر ایک جیو یا کی گرفتاری میں بہت پرست ہی ہے۔ یعنی نام پڑھ کر اور گون کر کے بھوگنے میں ہر وقت متغریق رہتا ہے۔ کسی حالت میں بھی تصور خافی سے آزاد نہیں ہوتا۔

(۲) پرستش کرنا من کا کام ہے۔ اگر من است نام روپ کے بھوگ میں قید ہے۔ تو وہ وحدت پرست کیسے ہو سکتا ہے۔

(۳) جب تک خواہشات نفسانی موجود ہے۔ تب تک بہت پرست ہی بنا رہتا ہے۔ جب تک اپنی دھیہ کے مدھ میں گرفتار ہے۔ تب تک بہت پرست ہی ہے۔

(۴) جب تک کرم کا بھگتا ہے۔ تب تک کرم چل جو استھول و کار ہے

اُس کی قید میں ہے۔

(۵) بُت پرستی سے وحدت پرستی کی طرف لے جانا ہے۔ جب کہ من و مادی کے آدھین ہے۔ کبھی بھی وحدت پرست نہیں ہو سکتا۔

(۶) جگتی مارگ میں بُت پرستی یعنی مورت کی پوجا صرف ظاہر کی کیا جانے لگتی ہے۔ کہ ست پُرتشوں کے گن اور کریم کا آدرش اُن کے سر پرست سے

لیا جاوے۔

(۷) آدرش کے بغیر جو مورتی پوجا ہے۔ وہ سخت جہالت ہے۔ یعنی ننگے

ہی جیو جڑ پر کرتی کی قید میں ہے۔ باقی اپنا سنا بھی اگر سُرُپ کی کرنی شروع کی تو سب پُرتشاد تھو دھرائی ہو گیا۔ یعنی اندھکار در اندھکار جتنا

(۸) مایا کی گرتناری میں جیو استھول کی قید میں آ گیا۔ اس قید سے نجات

کی خاطر اپنا سنا یا جگتی ہے۔ اس واسطے جن پُرتشوں نے اس پر کرتی سے نجات پائی ہے۔ اُن کے آدرش کو دھارن کر کے الیاسی حقن کرنا چاہیے

جس سے استھول یعنی مادے کی پرستش سے آزاد ہو کر براہ سر پرست

پراپت ہو جاویں۔

(۹) ست پُرتشوں کے سرُپ کو دیکھ کر اُن کا آدرش مدھن کرنا لازمی ہے۔

لازمی ہے۔ اگر اُن کا آدرش دھارن نہ کیا جاوے۔ محض نمسکار آرتی اور
چرن اُمرت سے ہی مکتی یا آند جو چاہتے ہیں۔ وہ اندھکار پرستی کر رہے ہیں
بجائے نشانی کے اِشانتی کو پر اپت ہو دیں گے۔

(۱۰) پیر پیغمبر گورو اوتار سب کا وجود پانچ جھوٹ کا ہی ہے۔ جیسے ہر ایک
جیو کی پرکرتی کی بناوٹ ہے۔

(۱۱) صرف اُن ست پُرتشوں کے اندر جو گیان شکتی ہے۔ یعنی اُنم استھیتی
ہے۔ وہ ہی تیج پوجنے لوگ ہے۔ یعنی نشکا متا۔ نرمانتا۔ اُدایتا۔ نیچلتا۔
آدی۔ دیہہ گُن جو کہ ایشور سمبندھی ہیں۔

(۱۲) ست پُرتش اپنی پرکرتی کو جیت کر ست سرُوپ میں استیت ہوئے
ہیں۔ یعنی استھول و کار سے مکت ہو کر نرا کار سرُوپ میں لین ہوئے ہیں۔
جب تک اس آدرش کو نہ دھارن کیا جاوے تب تک اُن کی دھیم کی پوجا
کرنی سخت جہالت ہے۔ یعنی اُنہوں نے خود اپنی دھیم کو جیون میں ہی
تیاگ کیا ہے۔ دوسرے اُن کی دھیم کو پُرج کر کیا حاصل کر سکتے ہیں۔
یعنی سب اکار متحد ہے۔

(۱۳) ست پُرتشوں کا گیان سرُوپ پوجنے لوگ سے۔ نہ کہ مجنوں استھول

آکار۔ استھول آکار کی پریش کشکت نہیں ہے سکتی۔ جب تک اُن کے صحیح
آدرش کو دھارن نہ کیا جاوے۔

(۱۳) ست پریش انیک سروپ میں ہوتے آئے ہیں۔ یعنی اُنکی پر کرتی کا
نام روپ گن اور کرم نیار نیار ہوتا آیا ہے۔ مگر اُن کے اندر جو گیان

سروپ ہے۔ وہ ایک ہی دھار کا ہے۔
(۱۵) اس واسطے ست پریشوں کا گیان سروپ جو اُنکا سچا جیون تھا وہ پو جئے بولک

(۱۶) جس طریقے سے اُن مہاشکتیوں نے نجات حاصل کی ہے۔ یعنی استھول
وکار پر قابو پایا ہے۔ اُس طریقے کو دھارن کرنا یہ اُن کی صحیح پوجا ہے۔ اور
گیان کے دینے والی ہے۔

(۱۷) ست پریشوں کا آدرش دھارن کرنے سے انتہ کمن میں ستا پریش
ہوتی ہے۔ اور اگیان یعنی استھول کی قید سے تیاگ حاصل ہوتا ہے۔

(۱۸) جس بھی بزرگ کا چہرے میں وشواس ہو۔ اُس بزرگ کے اتر گیان
کو دھارن کرنا یہ اُس کی اصلی پوجا ہے۔ یعنی جس طرح سے وہ ایسا
ہو کہ جو جسم سروپ میں استھیت ہو اُسے اُسی طرح سے اُن کا لیا اور ہم
انہی نیا ہے جس کا نام روپ گن اور کرم آدرش پورا کرنا ہے۔

(۱۹) مورتی پوجا یعنی استھول و شواس کبھی بھی ثناتی نہیں دے سکتا جب تک اُس کے انتر کی گیان گنتی کاوشو اس نہ ہو۔

(۲۰) جو بھی دھیمہ دھاری سنسار میں آیا ہے۔ خواہ شریا میں خواہ مہین بایا میں وہ گرہ قادی میں ہے۔ ست مڑپ یعنی مہینوں شکتی جو چن دن آکار سے نیاری ہے۔ اُس کو پراپت ہو کر ہی اُسے مُکتی آند کو حاصل کیا۔

(۲۱) اُس آند کو جو پراپت ہوتے ہیں۔ وہ ہی پُرش آدرش کے یوگیہ میں۔ اُن کا آدرش اُن جیسا گیان ہے کہ اُسی آند میں لین کر دیتا ہے

اس واسطے اُنکا آدرش پوجنے یوگیہ ہے۔ نہ کہ انکی استھول پرتی کی پوجا

(۲۲) مورتی پوجا وہی سکھائی ہے جس سے اُس مورتی کا آدرش

دھارن کر کے اُن جیسا پُرشا تھ پراپت کریں۔ اس کے بغیر جو پوجا مندھکا

بھو رنگ کی پوجا کرتا ہے۔ وہ بندھن در بندھن کو پراپت ہوتا ہے۔ یعنی کبھی بھی سچی خوشی کو پراپت نہیں ہوتا۔

(۲۳) پُرشا تھ پرتی سب کا مہا پُرن کرتا ہے۔ اس واسطے پُرشا تھ

پُرشا تھ پرتی دھارن کر کے اس سنسار کی جمی وجہ سے

(۲۴) جو ست پُرشوں کا آدرش دھارن نہیں کرتا۔ اور انکی محف و سمن

پوچھا کرتا ہے۔ وہ پرشار تھہرین ہو کر مارگ مہرم سے تپت ہو جاتا ہے۔ اور
انت کو گھوڑ نیک میں لو اس کرتا ہے۔

۔۔ (۲۵) بڑی سے بڑی کوشش ست پریشوں کا گیان سروپ اٹھو کرنا
چاہیے۔ جس سے اپنے انتر میں وہ گیان سروپ پرگٹ ہو کر جیو کو اکھنڈ شانتی
دلوں۔

۔۔ (۲۶) استھول کی قید یعنی بُت پرستی سے کوئی بھی جھوٹ نہیں سکتا
جب تک وہ خواہش کا غلام ہے۔ اسلئے اس جھوٹ اندھارے
جھوٹے کے واسطے کیول گیان مارگ ہے۔ یعنی نرا کار شید سروپ کا
وشواس اور ابھیا سہی ہونا یہ ہی گیان سروپ سب گوروں پر افتادہ
کا سادھن ہے۔ اس کو دھارن کر کے وہ اکھنڈ شانتی کو پراپت ہوتے
اس واسطے ان بزرگوں کے آدرش انمول اپنا جیون بنا کر اس بابا
کی قید سے مُکت ہونا چاہیے۔ یہ پوچھا اصلی ہے۔ باقی پاکھنڈ اندھکار
پرستی ہے۔ شدھرت سے وچار کرنا چاہیے فقط
مورتی پوچھا سدھانت۔ سمپت ہوا

بارہواں ایڈیشن

دیوی دیوتاؤں اور گروہوں کی پوجا کا
سندھانت

۱۔ پوجا کے معنی یہ ہیں کہ کسی کی پرستش کی آراء دھنا کرنا۔

۲۔ جس کی پوجا سے کامنا اور کلپنا پیدا ہو سکے وہ ناقص پوجا ہے۔

۳۔ جسکی پوجا سے دھم بجے، اور پوجہ پیدا ہو سکے وہ بھی پوجا ناقص ہے۔

۴۔ جسکی پوجا سے مان چھل اور پترائی پیدا ہو سکے وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

۵۔ جسکی پوجا سے بڑا باد اور ممتا پیدا ہو سکے وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

۶۔ جس کی پوجا سے شوک، غصہ اور گمان پیدا ہو سکے وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

۷۔ جس کی پوجا سے سوارتھ اور مہ پیدا ہو سکے وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

۸۔ جس کی پوجا سے دوندہ بھرم برھتا ہے وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

رچا (۹) جس پوچھا کہ کرم واسنا پھلتی ہے۔ وہ پوچھا ناقص ہے۔

ر (۱۰) جو پوچھا مقرر استھان کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ناقص پوچھا ہے۔

ر (۱۱) جس کی پوچھا سے لوک پر لوک کا بھرم بنا رہا ہے۔ وہ بھی ناقص ہے۔

ر (۱۲) جس پوچھا سے من بدھی اور کرم میں تبدیلی بنی رہتی ہے۔ یعنی ایک۔

جھاو نہیں ہوتا۔ وہ پوچھا بھی ناقص ہے۔

ر (۱۳) دیوئی دیوتاؤں اور گرہ کی پوچھا ان وکاروں سے بچا نہ یعنی نکلتی

نہیں دے سکتی۔ کیونکہ ان تھچ پوچھاؤں سے ترشنا روپی وکارناش نہیں ہوتا

جیو کی کلیان کی خاطر پوچھا وکار ہے جس پوچھا سے بجائے کلیان کے اتنے

وکار پیدا ہو جائیں۔ وہ پوچھا نہیں بلکہ اندھکار پرستی ہے۔

ر (۱۴) جو چیز خود مجبور ہے۔ اُس کی پوچھا سچی شانتی نہیں دے سکتی

ر (۱۵) جو چیز خود بنی اور بگڑی ہے۔ اس کی پوچھا پر م آند نہیں دے سکتی

ر (۱۶) جو چیز اپنے سو بھاؤ کی محتاج ہے۔ اُس کی پوچھا آند کے مینے والی نہیں

ر (۱۷) ایک طریقہ کی بھادنا رکھ کر ایک یوی دیوتاؤں گرہوں کی پوچھا کرنا

سخت جہالت اور وکار کے دینے والی ہے۔

ر (۱۸) پرار بھ کرم کو کوئی شگتی بدلنے والی نہیں ہے اس واسطے کرموں

اٹوٹا رکھ سکھ ضروری ملتا ہے۔ کوئی بکھیا نہیں کر سکتا۔ اس واسطے ایشو
شکتی کا بھروسہ چھوڑ کر ان لوگوں کا بھروسہ رکھنا بھی بھی سکھائی نہیں
ہو سکتا۔

۱۹) اپنے کرموں اٹوٹا جیوا کو ان میں پھرتا ہے۔ کوئی دیوی دیوتا اور
گرہیہ اس چکر سے چھڑا نہیں سکتا۔ اس واسطے ان کی پرستش سب دکھائی
اور وہم کے دینوالی ہے۔

۲۰) لاکھ پوجا کی جاوے گریہوں کا اثر مٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ بھی
مجبوری میں پھرتے ہیں جو پتیر سو بھاؤ رکھتی ہے۔ وہ کبھی بھی نہیں چھوڑتی۔
کیونکہ اس کی زندگی وہی ہے۔ مثلاً آگ، کا کام جھانا۔ پانی کا کام
بھانا۔ والہ کا سکھانا۔ سوئرج کا تپش دینا۔ بناؤ ان کی پوجا کرنا
سے یہ اپنا سو بھاؤ چھوڑ دیں گے۔ نہیں اپنا سو بھاؤ۔ کوئی چیز نہیں
چھوڑتی جب تک وہ اس مہر و پست مٹ نہ جائے۔ ایسے ہی سب نظام
کو سمجھیں۔

۲۱) کرم چکر سے جیو کو نرا از جزا ملتی ہے۔ دیوی دیوتا کیا کر سکتے
ہیں۔ اس واسطے ان کی پوجا بھی گرفتاری اویسرا اور بھرم کو بڑھائی ہے

(۲۲) دیوی دیوتاؤں کی پوجا انکے گن اور کرم کا گہن کرنا ہے۔ کہ جس
 شکستی کو دھارن کر کے وہ دیوی اور دیوتا بنے۔ اُس شکستی کا دھار کرنا اُن
 کے آدش کر کے ایسی پوجا و ہرم کو پرکٹ کرتی ہے جیسے جیسے ست کرم
 اور اپکار کو اُن ہتھیوں نے دھارن کیا ہے۔ اُسی کے مطابق اپنا بیون
 بنانا یہ انکی سچی پوجا ہے۔ کرم گتی ہی دیوتا بناتی ہے۔ کرم گتی ہی کدش
 بناتی ہے۔ اس واسطے کرموں کا سدھار ہی اصلی پوجا ہے۔ دیوی دیوتاؤں
 کا مارگ یہ ہی ہے۔

(۲۳) جو انیک پرکار کی کامنا رکھ کر دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اُن
 کا گن اور کرم دھارن نہیں کرتے وہ سب نہہ چل اور دکھ داتی ہے۔
 (۲۴) اپنے کرموں اور ساری من کے منور تھ پورن ہو سکتے ہیں۔ کوئی
 دیوی دیوتا انکو بدل نہیں سکتا۔

(۲۵) موت جہنم۔ دکھ اور سکھ سب کرموں کا پھل ہے۔ کوئی طاقت
 ان سے چھڑا نہیں سکتی۔ ضروری بھوگ بھوگنا پڑے گا۔ گور و سپر اور تارگیانی
 بنی اور پختہ سب کو اپنی کرنی کا پھل ملتا ہے۔ یہ الیشور کی مایا کا پھل ہے
 (۲۶) ان سب باتوں کا خیال کر کے اپنی کرنی کو سدھارنا چاہیے جو سب

کلیفوں سے چھڑانے والی ہے۔

دچار (۲۷) جو کرم من کر کے بد بھی کر کے اندریوں کر کے کیے جاتے ہیں۔
 ان کا چل ضروری ہو گنا پر تائے۔ کوئی چھڑانے والا نہیں۔ خواہ تن میں
 دیوی دیوتاؤں کے اپن کیوں نہ کیا جاوے۔

۲۸) دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا الشوری و شواس کے اور
 ست پرستار تھ کو ناسخ کرنے والی ہے۔ اس واسطے سب پاپوں کی نیباد
 یہ ہی پوجا ہے۔ اگر انکی زندگی کا گن کرم نہ دیا جائے کیا جاوے

۲۹) دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کرنا ہوا ہے۔ وہ بھی جی
 لشکام بھاؤنا اور پراپکار کو دھارن نہیں کر سکتے۔ اس واسطے ہر وقت
 دھرم اور بھے میں گرفتار رہتے ہیں۔ اور اپنا مولک جنم خیمو ٹھلے لالچ میں گنوا
 دیتے ہیں۔

۳۰) ست کرم ہی دیوتا بنانے والا ہے۔ اور ملین کرم ہی رکن نش
 بنانے والا ہے۔ اس واسطے ہر گھڑی ہر لمحہ ست کرم کو دھارن کرنا چاہیے
 ۳۱) جو پوجا غرض کو دھارن کر کے کی جاتی ہے۔ وہ سب دھرم
 اور بھ ہے۔ اور آواگون کو دینے والی ہے۔

دچار (۳۲) اس دسترسار سے موٹا لٹورہ کی پوجا کے بھی بھیجی جانتا
نہیں بلکتی ۔

۳۳ جو سر پاشکیمان گھٹ گھٹ ویپ رہا ہے ۔ دیوی دیوتاؤں اور
گریہوں کو بھی پرکاشتے والا ہے ۔ اس پر پی پورن ایشور کو چھوڑ کر ناشون
چیز کی پوجن کرنا سب سے اتھ اور بھرم چکر کے دینے والی ہے ۔

۳۴ اپنے راکھی بھوت ایشور کی پوجن کرم بھجال سے چھڑا ہوا ہے
۳۵ کرم جو کہ ہیں اُنکا پھل ضروری بھوگنا پڑتا ہے ۔ مگر ایشور کی اپنا
سے اُن کرموں کے پھل کی آسکتا سے مکت ہو جاتا ہے ۔ یعنی فرزند
اوستھا کو پر اپت ہو جاتا ہے ۔ وہ ہی استھان اصلی خوشی ہے ۔

۳۶ اس باب کے اتنی غبار سے چھوٹنے کے واسطے ایک ایشور کی اپنا
لازمی ہے ۔

۳۷ ترشہ رپنی ادھک روگ سے چھوٹنے کے واسطے ایک کھنڈا بناتی
روپ کی پنا سنا لازمی ہے ۔

۳۸ کرموں کے پھل بھوگنے میں دیر ج وان رہنے کی خاطر ایک ایشور
کی پوجا لازمی ہے ۔

۲۱) نر جے نر و سنا ہونی کی خاطر ایشور کی اپنا ضروری ہے۔

۲۲) تمام دنیا کے ایشور یہ ایشور پوجا سے پراپت ہوتے ہیں جو سرب
شکرتان ہے۔ اس واسطے اُس کی اپنا لازمی ہے۔

۲۳) ایشور کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں اور گریہوں کی پوجا کرنی بڑی
بہانت اور ناستک پن ہے۔

۲۴) سب سے بڑی طاقت اپنا من ہے جو ایشور کے سر دپ میں
استھت ہو جاتا۔ تو وہ خود دیوتا ہے۔

۲۵) است کرم کو دھارن کرتا اور ایشور پر ورطہ و شواس رکھنے والا
ہی ہے۔

۲۶) سب بکٹ بین کال پراپت گھٹ گھٹ کی جانہار شدھ سرب
ایک رس رہنے والا اپنے آپ میں سب طاقت رکھنے والا سب سنار
جس کے پرکاش سے پرکاش ہو رہا ہے۔ اُسکو چھوڑ کر ناش ہونے والے
اور کامنایکت شکتیتوں کی پوجا کرنی سب اکارتھ اور اندھکار ہے۔

۲۷) جس کی پوجا دیوی دیوتے کرتے آتے ہیں۔ اُسی ایشور کی پوجا
دھارن کرنی لازمی ہے۔

وچارہ ۶۴۔ ایشور ایک ہے دیوی دیوتے ایک ہیں۔ ایک کو چھوڑ کر جو انیک کی پوجا کرتا ہے۔ وہ کس گنتی کو حاصل کر سکتا ہے۔ یعنی سنہ شوک کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

۶۵۔ اس سنار میں وچارہ کو شدھ کر کے ج طریقہ سے دیوی دیوتوں نے بزرگی حاصل کی ہے۔ اسی طریقہ کو دھارن کر کے پیم تپا پڑی شور کی پوجا کرنی چاہیے۔ یہ ہی اصلی پوجا ہے۔

۶۸۔ ہر گھڑی دکھ میں یا سکھ میں ایشور کی پوجا اور اس کی آگیا پالن کرنی چاہیے۔ ایشور کی شگتی سے سب دیوی دیوتے اویس ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے پریم شگتی نارائن شبد سروپ سرب دیاپک کا پھرن دھیان بکیرن۔ آپا سنا وچارہ کرنا چاہیے۔ اسی کے ثمت دان کرنا چاہیے یہ ہی اصلی پوجا ہے۔ اور کلیان کا مارگ ہے۔

۶۹۔ ایشور کی مہاں کے بغیر کسی شگتی کا لچہ دھارن نہیں کرنا چاہیے دیوی دیوتاؤں کے اندر بھی ایشور کا چھتکار ہے۔ ایشور ہی پوجے ہوگے اور سب سکھ داتا ہے۔ ایشور دتھو اس۔ ایشور آپا سنا ہے۔ پریم شگتی کو پڑیت ہوتا ہے۔

وچار (۵۰) اوتار بیدھ رکھیشتر گور و پیر بنی۔ سول سب اس پر تم شکایت کو بہتر
 نے ہیں۔ اور لوگوں کو بھی اسکی مہمان کا آپیشیتے آئے ہیں۔ مگر بید میں
 فریبی لوگوں نے ایشوری پوجا اور لوگیت کر کے ایشور کے پوجنے والوں کی ترش
 کرانی شروع کر دی جس سے ان کی پیٹ پوجا اور ضروریات نفسانی پورن ہونے
 لگیں۔

۵۱) ایک مرکز اور مصدر کو چھوڑا نیک دیوی دیوتاؤں کی پوجا نے اتنی
 خود غرضی۔ ایرکھا چھل کو پرگٹ کر دیا ہے جس سے سب بیو اتی تملیشور میں
 دھڑی ہو رہے ہیں۔

۵۲) اپنی صحیح عقل سے صحیح کوشش سے صبح و چار سے ایک ایشور کا
 وشواس ہونا چاہیے۔ ان کا سحرن دھیان کرنا چاہیے۔ سب دنیا اسی
 کا پرکاش دیکھنا چاہیے۔ ایسی دھارنا ہی اصلی پوجا ہے۔ اور آند کے نیسے
 والی ہے۔ اور دیوی دیوتا بنائی ہوئی ہے۔ ہر وقت ایشور وشواس اور لوک سوا کو خدا کی پوجا ہے
 یہی پرہم دہرم پرہم پوجا پرہم یوگ اس پرہم مدھی ہے۔ اس کے سوا سب
 چھل اور کپیٹ ہے۔ شد بدھی کر کے وچار کرنا چاہیے
 ۵۳) جو ایشور کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کو بنی اور پیٹ دیا ہے۔ وہ خود غرضی

آتم گھاتی ہے۔ یعنی دیوی دیوتا نہ توئی لیٹا ہے۔ اور نہ ہی ملی لیکر بیان
 دے سکتے۔ یہ رواج اندھ بدمی دانوں نے جاری کیا ہے۔ اپنی پیٹ
 پوچھا کا ذریعہ بنایا ہے۔ ایشور و شواس اور لوک سیوا ہی اصلی کلیان کا
 مارگ ہے۔ اسی راستہ پر چل کر دیوی دیوتاؤں کی پرستش کو حاصل کر سکتا
 (۵۴) جو دیوی دیوتاؤں کے نام پر ناسر اور کئی طریقوں کے چڑھانے
 دیتا ہے یا پڑاتا ہے۔ وہ دونوں پاکھنڈی اصلی دھرم کو ناش کر دیتا
 ہیں۔

(۵۵) مالش کیواسطے ایشور پوچھا اور لوک سیوا اصلی دھرم کا مارگ ہے۔ اس کے
 علاوہ جو دیوی دیوتاؤں پر بایاں چڑھاتے ہیں۔ وہ مارگ سمیت ہر گز
 جہنم آدھم جونیوں کو پر اپت ہو کر دکھ پاتے ہیں۔

(۵۶) سمتا ہی آدرش دیوی دیوتاؤں کا ہے۔ سمتا ہی ایشوری چیتکار ہے۔
 اس واسطے دیوی دیوتاؤں کا جیون و چار کر کے سمتا پر اپتی کی کوشش کرنی
 چاہیے جو نرت پرکاش آتم سرور ہے۔ یہ ہی سادھن اصلی دھرم آ

فقط

سماپت ہوا۔ دیوی دیوتاؤں اور گریہوں کی پوچھا کا سدھانت

تیزرواں اندیش

”پریت و پتر کا سدھانت“

نڈھان (۱) سنسار میں ہر ایک چیز کا وجود دو طاقوں سے بنا ہے۔
یعنی چتن اور جڑ یعنی پرکرتی چتن شدد سروپ دائم قائم اور ایک
رس ہے۔ آنت ہے۔ آغاز اور اختتام کے عمل سے پر ہے اسی طاق
کو اصلی سنسار مول کہتے ہیں۔ تین کال سنت ہے۔

” (۲) پرکرتی یعنی پھرنا شکنجہ۔ اس سے کئی عناصر پیدا ہو کر آپس میں تبدیل
ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی ہر ایک آغاز اور اختتام کے عمل میں مصروف رہتے
ہیں۔ رات دن توں کی تبدیلی کا نام پیدائش موت و رنگ رنگ کی تبدیلی ہے
” (۳) پرکرتی کی اگر قدری میں جوچتن جانتا ہے۔ اسی کو نام جوچت
یعنی خود راں جھگڑا شادی جیو کا سروپ، راندی، کوئی بیوی بہن۔

سے جیسے جیسے گھٹ کی گرفتاری میں آتا ہے۔ پراکرتی کا ابھیما نی بن کر اپنا
نام مان لیتا ہے۔ اسی کا نام اگیا نتا ہے۔

نشان (۴) پراکرتی ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے جس وقت بے تبدیلی
کو پراپت ہوتی ہے۔ اسی کا نام موت ہے۔ پیدا ہونا اور مرنے پر پراکرتی کی
تبدیلی کا نام ہے۔ پراکرتی کا سرُپ جیو بھرانٹ ہے۔ یعنی جیو کی کلپنا
(۵) جس وقت جیو ایک شرمیر چھوڑتا ہے۔ اپنی واسنا کے مطابق دوسرے
جیو کو پچھلے۔ یعنی دھارن کرتا ہے۔ اپنی اگیا نتا ہی اس کو دوسرے سرُپ
کا ابھیما نی بناتی ہے۔ اسی طرح واسنا کی قیدیں آکر رنگ رنگ کی پراکرتی
کو دھارن کرتا ہے۔ یعنی پراگٹ کرتا ہے۔

(۶) جو نام شرمیر سمبندھی ہے۔ وہ شرمیر کے ساتھ ناش ہو جاتا ہے۔ با
جیو کا واسنویں کوئی نام نہیں ہے۔ اس واسطے پریت و نیر کا وجود ناگیا ہے
وہ سب وہم اور بھرم ہے۔

جیو اپنی کلپنا اس واسطے جس سرُپ کو دھارن کرتا ہے۔ اسی نام
کا وہ ابھیما نی ہے۔ پچھلے نام روپ کا انسکو کوئی گیان نہیں ہے۔
اور نہ ہی اس کی گرفتاری میں ہے۔

بذھان (۱۱) فرض کیا پریت پتر کا سروپ اگر ہو بھی تو بھی جیو کی اپنی کلپنا
 اوسا رہے اُس کو اُس حالت سے چھڑانے والا کوئی نہیں ہے جب تک کہ
 وہ اپنے کرموں کا پھل بھوگ نہ لے۔ اس واسطے جو گتے کرانیکا تھی رکھتا ہے۔
 وہ محض پاکھنڈ ہے۔ یعنی جیو کو اپنی کرنی کی سزا ضرور ملتی ہے کوئی گتے نہیں
 دے سکتا۔

۱۲) بذھی من۔ سنکار۔ آکاس۔ وایو۔ اگنی جل یہ تھووی آٹھ تھول
 سے استھول شری یعنی قالب بنتا ہے۔ یہ تھ جیو کی کلپنا ہے۔ اس
 کو پراکرتی کہتے ہیں جو دھمہ کو دھارن کرتا ہے۔ ان آٹھ تھول کو پی
 کلپ کر دھارن کرتا ہے۔ جب تک یہ آٹھ تھات آلیس ہیں نہ یلیں تب
 تک پورن سروپ کی شکل میں نہیں آسکتا۔

۱۳) چونکہ پریت اور پتروں کا کوئی سروپ نہیں ہے۔ اس واسطے
 محض کلپنا ہے۔ پراکرتی میں ان کی اعلیت نہیں ملتی ہے۔ کیونکہ پراکرتی
 آٹھ تھوں سے ملی ہوئی ہے اور استھول روپ میں تھاں ہوتی ہے۔
 اور جیو کا واسکو روپ کوئی نہیں ہے۔ اس واسطے پریت و پتر پاپ کرہم
 بھتے ہے وجود کوئی نہیں ہے۔

ندھان (۱۴) جو آتی در آچاری ہے۔ وہ ہی ان اتی ملین ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اور بیچ جوئی کو پراپت ہوا بیچ کریم کرتا ہے۔ وہ ہی پریت ہے پریت و پتر ایک بیچ جوئی کا آدرش ہے۔

۱۵) مرقہ ایک ایشور کا وٹو لیس لکھنا چاہیے اپنے کرموں کو سر لٹٹ کرنا چاہیے ایشور کے نام امن دینا چاہیے۔ پریت و پتر کی کلنا کو دو در پیچے جیوئی کرنی کے انکول کئی جوئیوں کو پراپت ہوتا ہے۔ مگر وہ سوکھ شرم سے سوکھ شرم بھی ہو وے تو بھی در شہ آسکتی ہے اس واسطے پریت و پتر جو بیچ جوئی کی ایک قسم کی ڈگری ہے۔ اس کا احساس کرنا یا پوجا کرنی نہایت ہی بیچ گنتی کو دینے والی ہے۔ اس لئے ان سب وہموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کو دھارن کرست کرموں کا دھارن کرنا چاہیے۔ ایسی دھارن سے ہی پونج گنتی کو پراپت ہوتا ہے۔ یعنی مکھش آمنت کرو۔

۱۶) اس بابا کے جہاں سے چھوٹنے کے واسطے محض ایشور گنتی اور ست گنتی کی دھارن ہے۔ اس کے سوا جو پریت پتروں کی پوجا کرتا ہے۔ وہ کبھی پونج گنتی کو پراپت نہیں ہو سکتا۔

۱۷) ہر ایک جیو کو اپنے کرموں کے انکول منر ملتی ہے۔ اس واسطے

اپنے سدھار کا جتن کرنا چاہیے نہ کہ خود اندھکار میں جاوے اور دوسروں کو گتے دیوے۔ اپنی کرنی کا سدھار سرفوت بد نظریہ فکر الیشور کا دشوار سمجھنا اور دھیان کرنا چاہیے۔ یہی اعلیٰ گتے ہے۔

ندھان (۱۸) جو الیشور جگتی اور الیشور نمت دان اور ست کرم کو چھوڑ کر پریت و پتروں کی پوجا میں مشغول ہے وہ پاکھنڈی ہے۔ اور دھرم کو ناش کر دینا ہے۔

(۱۹) ہر ایک پرانی مائے کو اپنی گتے کا سدھار کرنا چاہیے۔ اگر خود قید میں ہے۔ تو دوسرے کو کبھی گتے سے نکال سکتا ہے۔ یہ بالکل ناممکن ہے۔ ہر گھڑی ہر لمحہ اپنا سدھار کرنا لازمی ہے۔

(۲۰) حیرت انگیز چھوٹی کرنی کو خود صاف نہیں کرتا تب تک اس کو قید سے رہائی مشکل ہے۔ اسلئے ست پریشوں کے جیون انکول اپنا جیون بنا کر اپنی گتے کرنی چاہیے۔ جس سے مایا کی قید سے رہائی پا کر یہ مائے سرور کو پراپت ہو جاوے۔

(۲۱) جب تک اپنی کرنی خود صاف نہیں کرتا تب تک کوئی تیرتھ کوئی دھرم کوئی منتر گتے نہیں دے سکتا۔ اسلئے اپنی کرنی کا سدھار ہی پرم گتے ہے جو

زندگی میں کچھ نہیں کرتے اور مرے کے بعد اپنے عیال سے کتنی چاہتے ہیں
وہ سخت دہوکے میں ہیں۔

نَدھان (۲۲) جو کرے گا سو پائے گا۔ ایک آدمی دوسرے پر کوئی حق نہیں رکھ
سکتا جب تک کہ وہ خود اپنے جیبوں کو پوتہ نہ کرے۔ اس واسطے ہر گھڑی اپنے
آجپار کو دُرست کرنا چاہیے۔ جس سے کتنی نصیب ہو سکے۔

ر (۲۳) جو پرانی ان وہموں میں پھنسا رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی شانتی حاصل
نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ سب وہموں کو چھوڑ کر ایک الیور کا بھروسہ نہ
لیوے۔

ر (۲۴) اپنی اپنی گتیاں کرنا ہر ایک کا حق ہے۔ دوسرے کے بھروسے نہ کرنا
سخت غلطی ہے۔ اس لئے زندگی میں اپنی کلیان کے نیت حق کرنا چاہیے۔
ر (۲۵) سناریں وہ چھو گئی کو پاپت ہوتا ہے۔ جو ان بھوت پرست پرست
آدمی وہموں کو چھوڑ کر ایک الیور کا بھروسہ لیوے۔ ہر وقت مست کرم
کو دھارن کرے۔ پاپ کرم کی طرف بھول کے نہ جائے درگاہ نیچے ایک
الیور کے سمیرن میں رکھے۔ کرتا ہر تا مہا پر بھو جان کر سب کچھ اس کی
آگیا میں دیکھے۔ لوک سدا اور نہ مان بھاوجیت میں دھارن کرے تب

لشکام سروپ پریم آنند کو پر اپت ہوتا ہے۔ پھر مٹھیا چکر مایا میں نہیں
 آتا۔ یہی جیو گتی ہے۔ الیا لچہ دھارن کرنا چاہیے۔
 فقط

سماپت ہو ا پریت و پتر کا سدھانت

برہم سنہیم - سرب آدھار

چودھواں اپدیش

دہرم اپدیشیوں کی واسطے نہایت

ہدایت (۱) دہرم کا صحیح سروپ جاننا اور اسکو عمل میں لانا اپدیشیک کا

پدم دہرم ہے۔

۔۔ (۲) جب تک اپنا انتہ کرن بالکل شدھ نہ ہووے۔ یعنی واسناروپی

دکار سے نرمل نہ ہو چکا ہووے۔ کسی کو کوئی اپدیش کرینیکا کوئی حق نہیں۔

۔۔ (۳) دہرم کی جاگرتی کی خاطر اپدیش کرنا تھا لوگوں کے دکھ کو محسوس

کے اور شکام بھاؤ کو دھارن کر کے اپدیش کرنا۔ ستیہ اپدیش ہے۔

۔۔ (۴) جو ذاتی غرض کی خاطر اپدیش دیتا ہے۔ یعنی اپنی روزی کی گذار

کی خاطر یا بڑائی کی خاطر یا لوگوں کو ناجائز ورغلانے کی خاطر وہ اپدیشک یا چارک

ہے۔ دلش اور دھرم کو ناش کر نیا لا ہے۔

۱۵) ستیہ سادگی۔ سیدوا۔ ست و شواس۔ ست سمن۔ اور پریم آدمی
گنوں کے بغیر جو ایدیشک ہے۔ وہ بھی در چاری اور پاکھڑی ہے۔ جو ہے
کتنا ہی دوان ہووے۔

۱۶) جس ایدیشک کا لباس نوراں اور بچن سادھارن نہیں ہے یعنی
پریم اور نرمان بھاؤ نہیں رکھتا۔ وہ ایدیشک دھرم کے ناش کر نیا لا ہے۔
۱۷) جو ایدیشک بہت ودیا کا مدد رکھتا ہے۔ اور چار و چار میں سادگی
نہیں رکھتا۔ وہ بھی ایدیشک بکاری ہے۔

۱۸) اور کوئی بھی نشینے والا نہ ناش کو دیکھنے والا ناش چھوٹ اور
بوا کھیلنے والا اور مانس کھانی والا گڑبڑ ویدی پنڈت بھی ہووے۔ تو وہ در چاری
ہے۔ اُس کا ایدیش دھرم کو ناش کر نیا لا ہے۔ اور پاپا کو بھیل نیا لا ہے۔

۱۹) جس کے اندر تیم انا تھوں اور غریبوں کا پریم نہیں دھن اور مدد
کی اُس رکھ کر ایدیش دیتا ہے۔ وہ بھی در چاری ایدیشک ہے۔

۲۰) جو چار سادہ نہیں کرتا۔ اور گھرے گھرے واقعات سُنانا ہے اور بہت
زبان دراز ہے۔ وہ بھی پاکھڑی ہے۔

ہدایت (۱۱) جس کا من خود بھوگوں میں گرا سا ہوا ہے۔ وہ اُپدیشک دُنیا کو کبھی بھی راستی نہیں سکھلا سکتا۔

۔ (۱۲) جو بالکل پستکوں کا کیر ہے۔ اور قدرتی انو بھو نہیں رکھتا۔ وہ کبھی بھی تیار تھو دہرم کو نہ گہین کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی دوسروں کو آگاہ کر سکتا ہے۔ (۱۳) جو بہت اتہاس و چار کر کے لوگوں کو سنانا ہے۔ اور خود ایک کا بھی علم نہیں کرتا وہ پاکھنڈی ہے۔

۔ (۱۴) جس کے اُپدیشک سے اب رکھا اور یاد پر گٹ ہوو۔ وہ دہرم کے ناش کرنیوالا اُپدیشک ہے۔

۔ (۱۵) جو برہمن گمان سے ملن ہے۔ اور چھوٹے و شر اسن آتا ہے۔ وہ اُپدیشک بھی پتھ ہے۔ (۱۶) جس کے اندر خود شبیہ نہ ماننا اور نشکا متا۔ ادا بننا اور برہمن نہیں ہے۔ وہ بڑے سے بڑا دوداں بھی مڑ رکھ ہے۔ اس کا کبھی بھی اُپدیشک نہ ہوگا کہ نہیں کر سکتا۔ (۱۷) جس کے اندر البشوری و شیواس اور پیکار اور اودھارتا نہیں ہے۔ وہ اُپدیشک پاکھنڈی ہے۔ دُنیا کو اندھکا کی طرف لے جانیوالا ہے۔

۔ (۱۸) جس کے اندر دھیہ ابھیان اور کل ذات ابھیان اور دیا ابھیان ہے۔ وہ اُپدیشک دہرم کا ناش کرنیوالا ہے۔

۱۹۔ جس کے اندر موت کا بچہ نہیں اور شیور سے پریم نہیں وہ کبھی بھی نہ پاپ چھوٹ سکتا ہے اور نہ ہی گوگوں کو راستی دکھلا سکتا ہے۔

۲۰۔ جو مان کی خاطر اپیش دیتا ہے۔ اور خود پریم نہیں رکھتا۔ وہ اپدیشک دہرم کے ناش کر بنوا ہے۔

۲۱۔ سارا ۱۲ جو سوار تہ کی خاطر اپیش کرتا ہے۔ وہ اپدیشک دہرم کا ناش کر بنوا ہے۔
۲۲۔ جس کا ہر دلو رن ستیل نہیں ہوا۔ تنگ گمان سے وہ دنیا کو راستی نہیں سکھلا سکتا۔ خواہے تمام دنیا کی دویا کا دکھیاں کیوں نہ کرے۔

۲۳۔ جو صرف ودان ہی ہے۔ اور اپنے اندر شیوری پریم اور انشکامتا نہیں رکھتا وہ ودوان نہیں بلکہ بوجھ اٹھانے والا ڈھور ہے۔

۲۴۔ جس قوم میں دہرم دشواس والا نہ ہو۔ اور ودوان بہت ہوویں ایک دن وہ قوم کو ناش کر دیویں گے کیونکہ سادھن کے بغیر ودینا ش کر دیتی ہے البتہ سچہ کریں۔

۲۵۔ جس کا من خود من ہے اور وہم والا ہے۔ کتا بھی ودوان ہووے وہ شانن او ستھا کو پاپت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی کو آگاہ کر سکتا ہے۔

۲۶۔ لوگ دکھاوے کی خاطر جو عارضی دہرم رکھتا ہے۔ اور مان گمان میں

مستغرق رہتا ہے۔ وہ اپڈلٹیک پاکھنڈی ہے۔

۲۷) جس کے اندر ایک الٹیور کا و شہو اس نہیں ایک الٹیور کی اپنا نہیں اور دنیا سے چلت جس کا آزاد نہیں اور بہت پر اچکار نہیں رکھتا وہ کتنا بھی ودھوان کیوں نہ ہو۔ وہ درپاری ہی جانو

۲۸) جو پریم کے بغیر ہے اکتیا کو نہیں چاہتا اور خود غرض ہے۔ وہ اپڈلٹیک چنڈال کا سرپ چائیں۔

۲۹) جو اپنی ودیا کا بہت گمان رکھتا ہے۔ اور ہر ایک ساتھ اندر سے نفرت رکھتا ہو اور اندریوں کے بھوکوں میں ڈوبا ہو ہوئے۔ وہ ودوان نہ سمجھو بلکہ سوان ہے۔ دنیا کو کاٹ کاٹ کر کے کھا نیوالا ہے۔

۳۰) جو زیادہ استریوں کو اپدیش دینے والا ہے اور دھن کا لوبھی ہوئے اور بہورنگ کی چال چلنے والا ہو۔ وہ اپڈلٹیک مانڈکوا کے ہے۔ دہرم کم کرنا ش کر نیوالا سمجھو۔

۳۱) جس کے اندر اور ہے اور باہر سے اور کہتا ہے۔ وہ چال باز اور فریبی ہے۔ دنیا کی تباہی کر نیوالا سمجھو۔

۳۲) جو بہت راگ کا شوقین ہے۔ اور بخت بہت مال سے بجاتا ہے۔ کبھی

ما چاہے۔ کبھی نہتا ہے۔ وہ اُپدیشک بھی پا کھڑی ہے۔

۳۳) جس کے من میں اُفاسی نہیں ہے۔ اور پاپوں سے ڈرتا نہیں ہے اور جیوؤں سے من کر کے پریم نہیں رکھتا۔ وہ کبھی بھی دہرم کو پہچان نہیں سکتا ہے۔ اور نہ ہی لوگوں کو راستی سکھلا سکتا ہے۔

۳۴) اُپدیشک کی واسطے دویا اور زندھیاس و نولوازمی ہیں۔ زیارتا اور اشکامتا کو دھارن کرنیوالا ہووے وہ اُپدیشک دُنیا کو سکھاتی ہے۔

۳۵) جس نے غولپنے من کو پاپوں سے آزاد کیا ہے۔ ایشوری پریم اور وشواس کی ورطہ کیا ہے۔ ہر وقت ایشور سمرن کو جس نے جاتا ہے دُنیا کے تمام سامان سے آزاد ہو کر ایک ایشور کا ہی بھروسہ رکھتا ہے۔ تمام

جیوؤں کو ایشور کا ہی نڈپ جان کر اُنکو سکھ دینا اپنا پریم دہرم جانتا ہے وہ اُپدیشک ہر دم کا پرکاش کرتا ہے۔ (۳۶) جس سے سائٹی کا جو اُپدیشک ہووے وہ اس سائٹی کو شول تہنگی اور مٹھانی زندگی کے سدا کا ایشور کرے۔ وہ اُپدیشک سکھاتی ہے (۳۷) جو اُپدیشک تنوگیان کو پر اپت ہو چکا ہووے ویرج وان ہووے دیکھوں دیکھو گھوٹوں کرنیوالا ہووے پا کھڑا کو تیاگ کرنیوالا ہووے۔ وہ اُپدیشک ہر دم کو پرکاش کرنیوالا جانتا ہے۔

۳۸) جس کے اندر اصلی تیاگ آیا ہے۔ اور ایشوری آند کو پر اپت ہو کر

تمام جیوؤں کے سکھ کی چاہنا کرنیوالا ہے۔ وہ اپڈیشک دہرم کا اقدار جانا چاہیے۔

۳۹) جس نے اپنے من اور اندریوں کو قابو کیا ہے۔ اور شکام پوت کو دھارن کیا ہے۔ دکھ سکھ میں دبیرج والا ہے۔ وہ اپڈیشک دہرم کا ستر جالو۔

۴۰) جس نے سمتانت کو دھارن کیا ہے۔ اور سمتنا ہی کے سامن میں رہتا ہے۔ اور ہر ایک کو سمتا کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ اپڈیشک متنا رپنی گھور جال سے چھڑانے والا ہے۔ اور تیبہ یاد ہی ہے۔

۴۱) جو ہر گھڑی نہنہ کریم اوستھا کو اوبھو کرتا ہے۔ یعنی آتم استھتی والا ہے پریم اور ویراگ میں پورن ہے۔ وہ اپڈیشک خود نجات کو حاصل کر چکا ہے اور لوگوں کو راستی سکھائیوا ہے۔ وہ ہی جگنت گورو ہے۔

۴۲) جس نے شری کے دکاروں سے جیت پائی ہے۔ اور برہم شبد کو پراپت ہوا ہے۔ اور وقت الیشوری پریم میں گمن رہتا ہے۔ وہ مت دیتا ہے۔ پیکھ سچا اپڈیشک ہے۔

۴۳) جس کے اندر برہم پرکاش ہو گیا ہے۔ اور بایا کے دکار سے نکلتا ہوا ہے۔

وہ اپڈ لٹیک ہرم سدھی دینے والا ہے۔

سار (۴۴) جس نے سب سنسار کے انجام کو جانا ہے۔ یعنی مایا کی پرورتی اور نوروتی کو اٹھو کیا ہے۔ وہ اپڈ لٹیک آند داتا ہے۔

۴۵) جس نے پہلے صحیح جانا ہے۔ اور پھر دکھیاں کیا ہے۔ وہ اپڈ لٹیک گن کاری ہے۔

۴۶) جس نے پہلے اپنے من کو اپڈیش دے کر قابو کیا ہے۔ اس کا اپڈیش دنیا کو نجات دینے والا ہے۔

۴۷) اپنے ست بچن پر سواٹل رہنے والا ہے۔ تن کے ناش ہونے پر بھی جو پین نہیں چھوڑتا۔ وہ اپڈ لٹیک دہرم دادی ہے۔

۴۸) جس نے اپنا تن من دھن الثیور اپن کیا ہے۔ اور در دھ لسیجہ والا ہے۔ وہ ہی سچا اپڈ لٹیک ہے۔

۴۹) جو ہر وقت دکھیوں کی سیدھا کرنے والا اور اپنا مکھ نہ چاہنے والا الثیور کا پریم ادھک رکھنے والا۔ وہ اپڈ لٹیک ہرم کا سورج ہے

۵۰) جو خود عمل کرتا ہے۔ ست کریموں پر۔ اور ہر دے سے سیدوک روپ ہے۔ سب جگت کا ہر ایک جیو کی کھیاں چاہنے والا